SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 02, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty seven minutes past four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair .

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحیم

یا یهاالذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا و اذ کرو الله کثیرا لعلکم تفلحونO واطیعوالله ورسوله ولا تنازعو فتفشلو و تذهب ریحکم واصبرو ان الله مع الصبرینO ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارهم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل الله والله بما یعملون محیطO

ترجمہ۔

مومنو! جب کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو۔ اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کروگے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مدد گار ہے۔

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو یہ اعمال کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ایک سیاسی جماعت کے ممبران اس اجلاس میں شرکت سے محروم ہیں۔ جناب والا! ان کے ممبران کو غیر اخلاقی غیر قانونی طریقے سے حراست میں لیا گیا ہے اس کے متعلق ہم نے ایڈجرن منٹ موشنز بھی پیش کی ہیں برائے مہربانی آپ اسے آؤٹ آف ٹرن ٹیک کر لیں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے آپ سے بھی رابطہ کیا ہے۔ ان کے بغیر یہ ہال خالی خالی نظر آتا ہے اور لگتا ایسا ہے کہ یہ حکومت اپنے سب مخالفین کو آہستہ آہستہ اندر کرنے والی ہے۔

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, May 02, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty seven minutes past four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair .

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحیم

یا یھاالذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا و اذ کرو الله کثیرا لعلکم تفلحونO واطیعوالله ورسوله ولا تنازعو فتفشلو و تذھب ریحکم واصبرو ان الله مع الصبرینO ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل الله والله بما یعملون محیطO

ترجمہ۔

مومنو! جب کفار کی کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہوتوثابت قدم رہو۔ اور خدا کو بہت یاد کرو تاکہ مراد حاصل کرو اور خدا اور اس کے رسول کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرنا کہ (ایسا کروگے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو کہ خدا صبر کرنے والوں کا مدد گار ہے۔

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے (یعنی حق کا مقابلہ کرنے لئے) اور لوگوں کو دکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اور لوگوں کو خدا کی راہ سے روکتے ہیں اور جو یہ اعمال کرتے ہیں خدا ان پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا ایک سیاسی جماعت کے ممبران اس اجلاس میں شرکت سے محروم ہیں۔ جناب والا! ان کے ممبران کو غیر اخلاقی غیر قانونی طریقےسے حراست میں لیا گیاہے اس کے متعلق ہم نے ایڈجرن منٹ موشنز بھی پیش کی ہیں برائے مہربانی آپ اسے آؤٹ آف ٹرن ٹیک کر لیں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے آپ سے بھی رابطہ کیا ہے۔ ان کے بغیر یہ ہال خالی خالی نظر آتا ہے اور لگتا ایسا ہے کہ یہ حکومت اپنے سب مخالفین کو آہستہ آہستہ اندر کرنے والی ہے۔

جناب چیئرمین، سید اقبال حیدر۔

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir, Mr. Chairman,

جناب چیئرمین، یہ میرے خیال میں آنے گا Actually this will come at item 2 (ii)
اس وقت آپ move کریں۔ جی جناب جام صاحب آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے۔

Jam Kararuddin: We should offer Fateha first.

جناب چیئرمین، وہ لاءمنسٹر صاحب باقاعدہ ریزولیوشن موو کر رہے ہیں ۔ وہ ہو رہا ہے ۔
جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل، جناب والا آپ سے ایک ریکوئیسٹ کی ہے ہاؤس کے سامنے بھی ایک بات کی کہ سینٹ کے ممبران حوالات میں ہوں یا وہ گرفتار ہوں behind the bar ہوں تو ان کی request پر بھی اور ہاؤس کی request پر بھی ان کو اجلاس attend کرنے کے لئے لایا گیا ہے -----

جناب چیئرمین، آپ میری بات بھی سن لیں۔ شاید اس کی ضرورت ہی نہ رہے۔

جناب شہزاد گل، آج کل بھی میر مرتضیٰ بھٹو جو جیل میں ہے اس کو پیشی کے لئے لاتے ہیں عدالت میں بھی لاتے ہیں اور اجلاس میں بھی لاتے ہیں ۔ وہ اجلاس میں پریس کانفرنس بھی کر رہا ہے۔ جب بھی اجلاس ہو اس کو لایا جاتا ہے ابھی گزشتہ اسمبلی میں جناب آصف علی زرداری کو بھی سپیکر صاحب نے اجازت دی تھی۔ اور اسے اجلاس attend کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ اسی طرح سینٹ کی سابقہ روایات بھی موجود ہیں۔ جناب عزیز کرد جو ہمارے سینیٹر تھے اس کو بلوچستان سے اجلاس attend کرنے کے لئے چیئرمین حبیب اللہ خان نے اجازت دی تھی اور ان کو لایا گیا تھا۔

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں اس میں دو چیزیں ہیں۔

جناب شہزادگل ، آپ کا اختیار ہے انہوں نے آپ سے درخواست کی ہے تو آپ اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے حکومت سے بات کریں اور ان کو اجلاس attend کرنے کے لئے بلوائیں۔

جناب چیئرمین ، شہزاد گل صاحب ۔ بحث تب ہوتی ہے جب کوئی انکار کرے مجھے ان کی جانب سے ایک request آج موصول ہوئی ہے اور اس کے پیش نظر سینٹ کے دفتر نے سندھ گورنمنٹ سے رابطہ قائم کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اس پر کوئی نہ کوئی خاطر خواہ بندوبست ہو جائے گا۔ بہرحال آپ کے پاس اسکے علاوہ آپ کی تسلی کے مطابق------

(مداخلت)

جناب چیئرمین، آپ میری بات تو سن لیں اگر آپ کی تسلی کے مطابق کام نہیں ہوتا تو آپ کے پاس دو ذرائع ہیں پریولج موشن ہے ایڈجرنمنٹ موشن ہے آپ move کریں لیکن مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ معاملات ٹھیک ہو جائیں گے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جی جناب حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد، شکریہ جناب چیئرمین ! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ ہے جی سینٹ کے اجلاس کے انعقاد کی اطلاع۔

جناب چیئرمین: حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد، سینٹ کا جو اجلاس بلایا گیا ہے اس کے لئے باضابطہ طور پر سینٹ کے ارکان کو اطلاع نہیں ملی ہے۔ بلکہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعے سے دی گئی ہے۔ اس سلسلے میں پہلے بھی ہم گزارش کر چکے ہیں کہ جو پارٹی لیڈر ہیں یا دوسرے ارکان ہیں ان کے اپنے پروگرام ہوتے ہیں اور وہ دور دراز علاقوں میں چلے جاتے ہیں۔ اس وقت ان کو اطلاع پہنچانا بڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ایڈہاک بنیادوں پر آپ ہروقت اجلاس نہ بلایا کریں بلکہ جو قواعد کے مطابق ہے اس کے مطابق ہمیں باضابطہ پندرہ دن پہلے نوٹس ملنا چاہئیے۔

جناب چیئرمین، حافظ صاحب۔ اس دفعہ حکومت کی جانب سے ہمیں باقاعدہ سارے سال کا tentative programme مل گیا ہے۔ جو ہم نے تمام ممبران کو اطلاع کے لئے بھیج دیا ہے۔ آپ کو شاید نہ ملا ہو، ہو سکتا ہے کسی اور کو نہ ملا ہو لہذا میں دفتر کو کہوں گا کہ دوبارہ آپ کو سرکولیٹ کردیا جائے یہ سارے سال کا پروگرام ہے۔

حافظ حسین احمد، جناب میں اس اجلاس کی بات کررہا ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ اجلاس چونکہ جلدی میں بلایا گیا ہے تو ہو سکتا ہے آپ کو اطلاع بروقت نہ ہوئی ہو لیکن -----

حافظ حسین احمد، نہیں کسی کو نہیں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین، لیکن یہ ہے کہ آئندہ کے لئے ایک پورا پروگرام سال کے لئے مل گیا ہے وہ پروگرام باقاعدہ تمام ممبران کو سرکولیٹ بھی کر دیا گیا ہے اور دوبارہ سیشن میں کردیا جائیگا۔ شکریہ

جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب اس میں اس بات کو بھی مدنظر رکھا جانے کہ صدر صاحب کی جانب سے جو نوٹیفکیشن ہوا اور بعدمیں ٹیلی ویژن پر آئی اس کا انتظار تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ اجلاس شاید ۲ کو نہ بلایا جائے۔ اس لئے ہم اس بات کے منتظر تھے کہ کب اجلاس بلایا جاتا ہے اس لئے صدر صاحب کا نوٹیفکیشن بھی بروقت ہونا چاہیئے اور اطلاع بھی بروقت ملنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی now we go to the Question Hour۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب چیئرمین اپنے ساتھی مرحوم حسن اے شیخ-----

جناب چیئرمین، جی وہ آرہی ہے ریزولیوشن آئیٹم نمبر ۲ بی۔

ڈاکٹر محمد ریحان، اچھا جی ٹھیک ہے۔

QUETIONS AND ANSWERS

جناب چیئرمین، جی سوال نمبر ایک سید محمد فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، جی سوال نمبر ایک۔

1. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue & Economic Affairs be pleased to state the province-wise break-up of the funds allocated to Small Holding Dairy Projects out of foreign loans and credits during the last three years?

Makhdoom Shahab-ud-Din: No amount has been allocated/ committed to the Small Holding Dairy Projects out of the foreign loans and credits during the last three years i.e. from 1990-91 to 1992-93 . However, the amount given as foreign assistance for dairy development projects is as follows:-

UNDP

(1) Dairy Development in Gujranwala (Punjab) $0. 835 Million

Australia

(2)	Dairy Industry Training Project in Pakistan	$0.594 Million
	Total :	$ 1.429 Million

جناب چیئرمین ، ضمنی سوال۔

سید محمد فضل آغا۔ جناب چیئرمین! میں نے ان سے پوچھا تھا کہ پچھلے چار پانچ سالوں کے درمیان سمال ہولڈنگ ڈیری فارمز کے پروجیکٹس میں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں اور province wise break up کیا ہے اس میں انہوں نے دو ہی فگرز دی ہیں اور ایک میں تو انہوں نے بتایا ہے کہ گوجرانوالہ میں کوئی 0.835 million خرچ کئے ہیں اور دوسرا کوئی ڈیری انڈسٹری پروجیکٹ ہے جس کا کوئی specific mention نہیں ہے کہ کہاں ہے in Pakistan انہوں نے mention کیا ہے تو اس کا اگر وزیر صاحب مفصل فرمائیں کہ location کہاں ہے اس کی اور break-up اور اس کی ڈسٹری بیوشن کیسے ہوتی ہے ۔ جو under developed areas ہیں ان کو یہ consideration میں لاتے ہیں یا نہیں لاتے ہیں ۔ آئیٹم نمبر ۲ پر جو انہوں نے دیا ہے کہ Dairy Industry Training Project in Pakistan اس سے کچھ وضاحت ہوتی نہیں ہے کہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی لاہنسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین! اس میں جو allocation ہے وہ ٹریننگ کے لئے ہے پورے پاکستان کی بنیاد پر ہے ۔ اس میں کسی ایک مخصوص علاقے کا ذکر نہیں ہے ۔ ہر علاقے سے مستحق اور کوالیفائیڈ لوگ جو کہ ٹریننگ کے خواہاں ہوں ان کے لئے ہے یہ پروگرام کسی ایک مخصوص ڈسٹرکٹ یا پراونس کے لئے نہیں ہے ۔ اس پروگرام پر عملدرآمد آسٹریلیا کے امدادی پروگرام کے تحت ہورہا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، جناب میں یہ سوال کرنا چاہوں گا کہ یہ پروگرام تو ہو رہا ہے سارے پاکستان میں لیکن یہ تو بتائیں کہ یہ کس جگہ شروع ہوا۔

سید اقبال حیدر۔ سر یہ ٹریننگ کا پروگرام ہے ٹریننگ کے لئے جو بھی سہولتیں آسٹریلیا نے اپنی ایک سکیم کے مطابق آفر کی ہیں وہ ان کو فراہم کی جارہی ہیں۔

سید محمد فضل آغا۔ سر یہی تو ان سے بریک اپ مانگا ہے ۔ اور انہوں نے بریک اپ دیا نہیں ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان لیول پر ٹریننگ دی جارہی ہے ۔

سید اقبال حیدر ۔ ٹریننگ کے اوپر خرچ جو ہے انتہائی چھوٹی سی رقم ہے ۔

سید محمد فضل آغا: جناب والا! پہلے اقبال حیدر صاحب میرا سوال تحمل سے سن لیں ' بریک اپ کا مطلب یہ ہے کہ اگر انہوں نے ٹریننگ کے لئے لوگ بھیجے ہیں تو کتنے لوگ بھیجے ہیں ' کہاں کہاں سے بھیجے ہیں ' کس کس محکمے سے بھیجے ہیں ' کس کس صوبے سے بھیجے ہیں ' بریک اپ کا یہ مطلب ہے اگر اقبال حیدر صاحب جیسے دانا وزیر بھی ایوان کو گول مول سا جواب دیں تو مناسب نہیں ہے 'بریک اپ دے دیں۔

جناب چیئرمین : فضل آغا صاحب comment کی ضرورت نہیں آپ سوال پوچھیں۔

سید اقبال حیدر ، جی break up of the persons under training میرے پاس نہیں ہے اس سلسلے میں مزید اطلاع میں آپ کو بالکل فراہم کر دوں گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان : جناب والا ! میں اپنے وزیر صاحب سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ foreign loans and credits تو کوئی نہیں دیا گیا ہے لیکن foreign assistance جو ہے مہربانی کرکے ایوان کی اطلاع کے لیے اور کم از کم میری اطلاع کے لئے کہ اس میں فرق کیا ہے ۔ It should be well defined Sir.

سید اقبال حیدر : جناب والا! foreign loans and credit and foreign assistance میں فرق بالکل واضح ہے assistance کے طور پر جو رقم دی جاتی ہے وہ ایک مخصوص مقصد کے لئے اس سکیم کے اوپر خرچ ایک غیرملکی حکومت اپنی صوابدید میں کرتی ہے اور وہ refundable نہیں ہے اس کی حیثیت قرضے کی نہیں ہے. جہاں تک credit and loan کا سوال ہے وہ حکومت کی liability ہوتی ہے اس کو حکومت پاکستان واپس کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے تو assistance تو دی اسی شعبے میں جاتی ہے جیسا کہ social welfare کے اندر جو شعبے ہوتے ہیں اس میں مختلف ممالک نے assistance offer کیے جو کہ حکومت کی liability نہیں ہوتی ۔ اس سکیم پر جو خرچہ آتا ہے وہ refundable نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین ، شکریہ جی no more questions, next question Syed Fazal Agha Sahib.

2. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the province-wise break-up of

funds allocated to the Barani area out of foreign loans and credits during the last three years with the names of all such projects ?

Makhdoom Shahab-ud-Din : An amount of SDR 22.574 million equivalent to $ 31.9 million was committed for the " N.W.F.P. Barani Area Development Project" out of foreign loans and credits contracted during the last three years period i.e. from 1990-91 to 1992-93 . No loan/credit has been committed for other provinces during the same period . In addition to the above loans/credits an amount of $ 0.497 million was also committed as grant assistance as given below:-

UNDP

(1)	Sindh Arid Zone Project.	$ 0.374 Million

Netherlands

(2)	Barani Agricultural Development in NWFP.	$ 0.123 Million
	Total :	$ 0.497 Million

سید محمد فضل آغا ۔ ضمنی سوال جناب والا! اس میں بھی گزارش یہی ہے کہ میں نے پوچھا تھا کہ foreign loans, assistance and credit جو ملے ہیں اس میں صوبہ وار بارانی علاقو ں میں اور سوشل سیکٹر میں بریک اپ کیا ہے جواب اگر آپ ملاحظہ فرمائیں تو' انہوں نے Sindh arid zone کے لیے 3 74 million رکھا ہے اور پھر بارانی agriculture development in NWFP ہے تو جناب اس میں میں یہ گزارش کروں گا کہ جبکہ ہم کہتے بھی ہیں کہ بہت under developed areas of Baluchistan ہیں کیا حکومت کی توجہ اس طرف نہیں گئی جب یہ قرضوں کو تقسیم کرتے ہیں تو بلوچستان کے لیے پچھلے پانچ سال میں یا پچھلے آٹھ سال میں بارانی علاقوں کے لیے کوئی allocation نہیں ہے تو کیا وزیر صاحب اس کی وجوہات بتا سکیں گے۔

سید اقبال حیدر ۔ نہیں جناب نہ صرف بلوچستان کے لیے allocation نہیں بلکہ میں کہوں گا کہ صوبہ سرحد میں بھی اس طرح کی کوئی سکیم نہیں ہے۔ بارانی علاقے بلوچستان کے علاوہ اور بھی ہیں

یہاں پر ہم نے واضح طور پر بیان کیا ہے that no loan or credit has been committed for any other Province during the same period. تو جس period کی آپ نے بات کی ہے ان تین سال کے اندر کسی اور صوبے کے لیے کوئی ایلوکیشن نہیں ہوئی ہے اس سے پہلے کا اگر آپ کچھ پوچھنا چاہتے ہیں تو اس کی فگرز بھی میرے پاس موجود ہیں (تین سال پہلے کی)۔

جناب چیئرمین، اور کوئی ضمنی سوال نہیں اگلا سوال نمبر ۳ سید محمد فضل آغا۔

3. * Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the province-wise break-up of the financial loans extended to for building of houses by the House Building Finance Corporation during the last five years ?

Makhdoom Shahab-ud-Din : The House Building Finance Corporation extended Rs. 6328.280 million, as loans for building of houses during the last five years. The province-wise break up is as under : -

		(Rs. in Million)
a.	Punjab	2495.137
b.	Sindh	3186.182
c.	NWFP	446.157
d.	Balochistan	62.326
e.	Northern Area A.K.	37.478

سید محمد فضل آغا۔ پھر وہی سوال ہے جناب والا کہ House Building Finance Corporation کے متعلق پوچھا گیا ہے کہ پچھلے ادوار میں کل کتنی allocations ہوئی ہیں اور Province-wise break up دیں تو اس میں آپ دیکھ لیں کہ انہوں نے total allocation 6328.280 million کی distribution ہوئی ہے جس میں سے صرف 62.32 بلوچستان کو انہوں نے ہاؤس فنانس سیکٹر allocations دی ہیں تو میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اتنی قلیل بلکہ وہ بقول فصیح صاحب ' یادش بخیر ' کہ اونٹ کے منہ میں زیرہ دینے کی وجہ کیا ہے؟ اتنی کم ایلوکیشن کیوں کی گئی ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب چیئرمین، معزز رکن کی اطلاع کے لیے عرض کر دوں کہ بلوچستان

سے جو درخواستیں sanctionہوئی ہیں وہ صرف ۲۱۷ ہیں اور بلوچستان کی آبادی کے لحاظ سے اور بلوچستان کے عوام کی ضروریات کے مطابق جتنے لوگوں نے apply کیا ان کی اتنی ہی ۲۱۷ سکیمیں sanction ہوئی ہیں اور اس کے مطابق جو بلوچستان کو رقم دی گئی ہے ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن کی جانب سے وہ 23.876 million دی گئی ہے جس میں اگر میرے معزز رکن کو کوئی شکایت ہے تو وہاں پر لوگوں سے کہیں کہ زیادہ loan کے لئے apply کریں زیادہ مکان بنائیں۔ ہماری جانب سے کسی قسم کا امتیازی سلوک بلوچستان یا کسی چھوٹے صوبے کے ساتھ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین،جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا، انہوں نے بڑی فیاضی سے کام لیا ہے کہ وہاں پر جا کر propaganda میں کروں کہ لوگ apply کریں اور یہ گورنمنٹ کی ذمہ داری میرے گلے انہوں نے ڈال دی۔لیکن یہ وزیر صاحب بتائیں کہ کتنی applications receive ہوئی تھیں اور ان میں سے کتنی process ہوئی ہیں؟ کتنے percent applications انہوں نے accommodate کی ہیں۔ صحیح ہے ہماری population کم ہے لیکن دوسری طرف آپ نے consideration میں لے لیا ہے کہ ۴۵ سال سے ہمیں overlook بھی کیا گیا ہے۔ population کم ہے تو اس کو develop بھی تو کرنا ہے، آپ نے آگے بھی تو لانا ہے۔ تو آپ کو ٹوٹل کتنی applications receive ہوئی ہیں اور اس میں سے کتنے percentage کو accommodate کیا گیا ہے؟ آپ یہ ذرا مجھے بتا دیں۔

سید اقبال حیدر، جناب چیئرمین! جہاں تک applications کا تعلق ہے تو جتنی بھی applications رولز اور ریگولیشنز کے مطابق آتی ہیں ان کو قبول کرنا فرض ہے authorities کا۔ اگر معزز رکن کے پاس کوئی ایسی شکایت ہے کہ کسی کی application ناجائز طور پر یا رولز کی خلاف ورزی کے طور پر رد کی گئی ہے تو ان applications پر ہم ایکشن لیں گے اور اگر وہ ٹوٹل applications کی تعداد معلوم کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی میں فراہم کرنے کو تیار ہوں اور آپ کی شکایات سننے کے لئے بھی تیار ہوں۔

سید محمد فضل آغا،بس وہ مجھے بتا دیں کہ کتنی receive ہوئی ہیں اور کتنی process ہوئی ہیں؟

سید اقبال حیدر،وہ تعداد میں آپ کو بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین،منظور گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ House Building Finance Corporation میں جو amount رکھتے ہیں اس میں ہر province کا ایک limited amount ہوتا ہے مطلب کسی کا ایک کروڑ ہے تو کسی کا ڈیڑھ کروڑ ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا بلوچستان کے لئے یہی رقم رکھی گئی تھی۔ نمبر ا۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا بلوچستان میں جتنی applications دی گئیں ان کو entertain کیا گیا کہ نہیں، یا مختلف technical grounds یا دوسری وجوہات پر ان کو reject کیا گیا جو میرا پہلا سوال یہ ہے کہ یہ fund جو allocate کرتے ہیں provinces کے لئے کیا یہ lapse ہوئے کہ نہیں ہوئے؟

جناب چیئرمین: جی کوئی lapse ہوئے funds پوچھ رہے ہیں؟

سید اقبال حیدر: معزز رکن نے جو سوال کیا ہے وہ حقائق پر مبنی نہیں ہے بلوچستان یا کسی صوبے کو کوئی fixed amount allocate نہیں ہوتا۔ Private Sector میں جو شخص بھی اپنا مکان تعمیر کرنا چاہتا ہے وہ رولز اور قواعد کے مطابق application دیتا ہے اور اگر وہ قواعد کے مطابق ہے تو وہ اگر ایک کروڑ کی ہے تو وہ ایک کروڑ، اگر دس کروڑ کے آتے ہیں تو دس کروڑ ملے گا۔ وہاں پر اس قسم کا کوئی امتیاز نہیں ہے کہ کوئی fixed amount ہو۔

جناب چیئرمین: یعنی ضروریات کے مطابق ہوتی ہیں۔

سید اقبال حیدر: ضروریات کے مطابق ہوتی ہیں جی۔

جناب منظور احمد گچکی: میری اطلاع یہ ہے کہ باقاعدہ وہ lapse ہو جاتے ہیں یہ میری اطلاع ہے۔

جناب چیئرمین: بہرحال وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی ایسی بات۔ جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بلوچستان میں جو آفس ہے اور لوگ درخواستیں دیتے ہیں وہ بھی Federal Government کے under ہے یا وہ صوبائی حکومت کے under آتا ہے۔ اور دوسرا میں مشورہ دیتا ہوں وزیر موصوف صاحب کو کہ وہ لکھ دیتے کہ اتنے سو ملین ہم نے دیئے ہیں ان کا کیا بگڑتا ہے۔ لوگوں کا منہ بند ہو جاتا تو ان کا کیا بگڑتا ہے۔ چار ہزار ملین ہم نے بلوچستان والوں کو دیا میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں، اس floor پہ میں اعلان کرتا ہوں کہ وہاں جا کر ہمارے بلوچستان والے بنک سے کسی سے پوچھیں کہ کوئی loan دیا ہے یا نہیں دیا ہوا ہے۔ یہ

آخر بلوچستان کے طرف سے کیوں اتنی پردہ پوشی ہو رہی ہے یا اس طرح ہو رہا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سارا پیسہ جو ہے اس کی سندھ والوں کو ضرورت ہے یا ہمارے بلوچستان والوں کو ضرورت نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین، نہیں، سوال کیا ہے آپ کا؟

جناب منظور احمد گچکی، سوال یہ ہے کہ آیا یہ جو ہمارے بلوچستان میں وہاں دفتر ہے وہ بھی Federal Government کے under ہے اگر Federal Government کے under ہے تو ہم direct یہاں کیوں applications نہ دیں ۔

جناب چیئرمین، اچھا ۔ کیوں جی یہ Federal Government کے under ہے؟

سید اقبال حیدر، یہ Federal Government کے under میں ہے اور جہاں مرضی آئے آپ application دیں اس کے application کا process جو ہے وہ متعلقہ دفتر ہی کرے گا۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی۔ جی ضمنی سوال ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب آپ سوال کے جواب کو ملاحظہ فرمائیں ۔ پاکستان کا ایک علاقہ جس پر direct مرکزی حکومت کی حکمرانی ہے اس کا نام ہی اس سے غائب ہے تو کیا میں اپنے دوست سے پوچھ سکتا ہوں کہ کیا FATA میں کوئی غریب شخص نہیں ہے جس کو کہ loan کی ضرورت ہے یا FATA کے لوگوں کو یہ second class citizens تصور کرتے ہیں؟

سید اقبال حیدر، معزز رکن کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ فاٹا کے اراکین ہمارے لئے اتنے ہی باعث عزت ہیں جتنے کہ باقی تمام صوبوں کے ہیں ۔ یہ اور بات ہے کہ فاٹا کے اراکین یا فاٹا کے ایریا پر مختلف پاکستان کے قوانین کا ابھی تک اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کی بنا پر بہت سی پیچیدگیاں ہیں اور ہماری تو یہ خواہش ہو گی کہ فاٹا کے نمائندے اگر اس بات پر راضی ہو جائیں تو بہت اچھا ہو گا کہ فاٹا کے پورے علاقوں پر پاکستان کے قوانین کا اور پاکستان کی حکومت کی تمام پالیسیوں کا بھی اطلاق ہو لیکن اس کیلئے فاٹا کے نمائندوں کا رضامند ہونا بھی ضروری ہے۔

جناب چیئرمین، نہیں سوال یہ تھا کہ یہ جو آپ نے break up دیا ہوا ہے ۔

سید اقبال حیدر، جی ہاں اس میں فاٹا کا علاقہ نہیں ہے ۔ اس لئے کہ وہاں پر وہاں کے بہت سے قوانین لاگو ہیں اور جو loan دیا جاتا ہے پاکستان کے قوانین کے مطابق دیا جاتا ہے۔

Mr. Chairman: Next Question No.4, Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib.

4. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state :

(a) the total number of residential plots of different sizes in Model Town Humak, Islamabad;

(b) The detail of residential plots cancelled by the CDA due to high Tension electric wires passing over these plots;and

(c) the detail of such cancelled plots which have been occupied illegally by various persons ?

Syed Iqbal Haider : (a) 1708.

(b) In all 100 allottees whose plots were affected by high tension wire have been allotted alternate plots as per details annexed.

(c) Plot Nos. 11to 14 adn 162, were illegally occupied by the owners of plots No.10, 15 and 163, by fixing fences, angle iron and plantation. These have been got cleared by thestaff of CDA.

ANNEXURE

LIST OF PLOTS ALLOTTED IN LIEU OF PLOTS FALLING UNDER HIGH TENSION WIRES

S.No.	Affected Plot No.	Alternate plot No.
1.	11 Humak	1219 Humak
2.	12 "	1220 "
3.	13	1221 "
4.	14	504 Humak Zimni
5.	158	
6.	159	505 Humak Zimni
7.	160	1222 Humak
8.	161.	1223 Humak
9.	162	1224 "
10.	181	1225 "
11.	182	1226 "
12.	183	1228
13.	184	508 Humak Zimni
14.	338	506 Humak Zimni
15.	339	1229 Humak
16.	340	1230 Humak

17.	341	1231 "
18.	600	511 Humak Zimni
19.	601	1232 Humak
20.	602	1233 "
21.	603	1234 "
22.	604	1227 "
23.	738	510 Humak Zimni
24.	739	1235 Humak
25.	740	1236 Humak
26.	741	554 Humak
27-	613	1238 Humak
28.	730	1239 Humak
29.	753	1250 Humak
30.	824	1237 Humak
31.	825	1240 Humak
32.	826	1251 "
33.	82[illegible]	1262 "
34.	828	1241 "
35.	829	1242 "
36.	830	548 Humak Zimni
37.	841	544 Humak Zimni
38.	842	1243 Humak
39.	843	1244 Humak
40.	844	1245 "
42.	845	1246 "
43.	846	1247 "
44.	847	1248 "
45.	848	1263 "
46.	866	551 Humak Zimni
47.	867	552 " "
48.	868	1249 Humak
49.	869	1252 "
50.	870	1253 "
51.	871	1254 "
52.	872	1274 "
53.	873	1275 "
54.	874	1255 "
55.	875	553 Humak Zimni
56.	876	
57.	970	555 " "
58.	971	556 " "
59.	972	1256 [illegible] Humak "
60.	973	1257 Humak
61.	974	1256 "
62.	975	1259 "

63.	976	1260	"
64.	977	1286	"
65.	978	1208	
66.	979		
67.	980	559	Humak Zimni
68.	1008	1261	Humak
69.	1004	560	Humak Zimni
70.	1005	1264	Humak
71.	1006	1265	Humak
72.	1007	1266	Humak
73.	1008	561	Humak Zimni
74.	1027	562	Humak Zimni
75.	1028	1267	Humak
76.	1029	1268	Humak
77.	1030	1269	"
78.	1058	563	Humak Zimni
79.	1059	564	" "
80.	1060	1271	Humak
81.	1061	1272	"
82.	1062	1273	"
83.	1063	1277	"
84.	1064	1278	"
85.	1065	1279	"
86.	1066	1280	"
87.	1067	565	Humak Zimni
88.	1068	566	" "
89.	1147	567	" "
90.	1148	568	" "
91.	1149	1279	Humak
92.	1153	1281	Humak
93.	1154	1292	"
94.	1155	569	Humak Zimni
95.	1156	570	" "
96.	1157	571	" "
97.	1189	1276	Humak
98.	1191	572	Humak Zimni
99.	1208	573	Humak Zimni
100.	1209	574	Humak Zimni

چوہدری محمد انور بھنڈر، جہاں تک پلاٹ کی تعداد دی گئی ہے پانچ پلاٹ ہیں جن پر encroachment کی گئی ہے وہاں اور بھی encroachments موجود ہیں کیا وزیر موصوف یہ تکلیف فرمائیں گے کہ اس کی دوبارہ پڑتال کروا کے کسی responsible Officer کو وہاں بھیجیں۔

سید اقبال حیدر، ایسی کوئی نشاندہی اگر میرے معزز رکن کریں گے کہ کوئی بھی encroachment کسی قسم کا اس پلاٹ پر ابھی بھی باقی ہے تو اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

جناب چیئرمین، جی حافظ صاحب۔

حافظ حسین احمد، کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ معین قریشی کی جاری کردہ defaulters list جس میں ۸۰ ارب روپے کے مقروض لوگ تھے وہ فائل کہاں پر دبی ہوئی ہے۔ کیا اس کو بھی نکالنے کا پروگرام ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین، اس کا اس سوال سے کیا تعلق ہے۔ یہ سوال نمبر ۴ پر ضمنی سوالات ہو رہے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر، کیا وزیر صاحب اس کیلئے تیار ہیں کہ اس کو دوبارہ چیک فرما لیں۔

سید اقبال حیدر، بالکل چیک کریں گے۔ اور وہ صحیح فرما رہے ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ابھی بھی وہاں encroachments باقی ہیں آج ہی ہم ہدایت جاری کریں گے کہ اس کو چیک کریں اور جتنے بھی encroahcments ہیں اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کریں۔

Mr. Chairman: Next Question No.5, Ch. Muhammad Anwar Bhinder Sahib.

5. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the amount of external and internal debts together with the amount of debts paid on 30-6-1969, 30-6-77, 30-6-85, 30-6-88, 30-6-90, 30-6-93?

Makhdoom Shahab-ud-Din : (a) The amounts of extenal debt and the amounts paid are as under :-

($ million)

Date	Debt Outstanding	Debt paid
30-6-1969	2532	93
30-6-1977	6341	174
30-6-1985	9800	513
30-6-1988	12913	691
30-6-1990	15081	741
30-6-1993	19044	999

(b) As regards the internal debt and the amounts paid, these are being compiled in consultation with the quarters concerned, and the same will be placed in the House in due course.

Mr. Chairman: Supplementary questions.

Chaudhry Muhammad Anwar Bhindar: In this chart which has been given in this answer, it is quite clear that during the different regimes the foreign debts have increased. What plans the government proposes to prepare or take in this respect that these enormous amounts of foreign debts of 19 hundred crores are reduced. Will the government prepare some plan or take the House into confidence and let this House know what action the government proposes to take to reduce this enormous amount?

Mr. Chairman: The House is adjourned for 15 minutes.

[At this stage the House adjouned for prayers.]

[The House reassembled after interval with Mr.Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.]

جناب چیئرمین: جی فرمائیے جناب۔

جناب محمد انور بھنڈر: جناب والا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پاکستان ۳۰ جون ۱۹۹۲ تک ۱۹۰۴۴

ملین ڈالر کا مقروض ہے بیرونی قرضہ جات کا، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کثیر تعداد اور کثیر مقدار قرضے کے متعلق حکومت اس کو کم کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین، جی جناب لاءمنسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر، جناب چیئرمین! اس کے repayment schedule جو ہیں وہ ڈونر ایجنسی کے ساتھ طے ہوئے ہیں اس شیڈول پر ہم اپنی پوری کوشش کے ساتھ عمل پیرا ہیں اور پابندی کے ساتھ ان کی تمام قسطیں واپس ہوتی رہیں۔ اورجو شیڈول ۱۹۹۲ تک کا ہے ۹۴-۱۹۹۳ کا ہےاس کی کاپی میں معزز رکن کو پیش کرسکتا ہوں کیونکہ لمبی قسطیں ہیں جو ہم نے دی ہیں، میں تفصیلی بیان دوں تو کافی وقت لگے گا اس کی ایک کاپی میرے پاس موجود ہے جو میں جناب کی خدمت میں پیش کر دوں گا

چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب والا۔ میں یہ نہیں پوچھنا چاہتا تھا کہ وقت ادائیگی کیاہے اوریہ ادائیگی وقت پرکررہے ہیں یا نہیں؛ میرا سوال تو یہ ہے کہ اس عرصےمیں ملاحظہ فرمائیں ۲۵۲۲سے ۱۹۰۴۴ملین ڈالرتک ہم پہنچ چکے ہیں جواس قدرزیادہ قرضہ ہےاسکی ادائیگی کیلئے پاکستان حکومت کیا اقدامات کررہی ہے؟

جناب چیئرمین، جی جناب لاءمنسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر، جناب اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ۱۹۷۷ کے اندرجناب چیئرمین! ہمارے جو بیرونی قرضہ جات تھے وہ صرف ۶۳۴۱ تھے لیکن مارشل لاء کے بعد اور اس کے بعد مسلسل یہ رجحان بڑھاہے ۸۵ میں وہ صرف ۶۳۴۱ سے بڑھ کر ۱۱۱۸بن گئے اور اس کے بعد ۹۲-۱۹۹۱ میں ۹۳ تک ۱۱ سے لےکر ۱۹۰۴۴بلین بن گئے یہ تعداد توبڑھی ہے اور اس کو کم کرنے کے سلسلےمیں مختلف ڈونر ممالک اور ایجنسیز کے ساتھ جو ہمارے ایگریمنٹ ہوئے ہیں اس پر ہم عمل پیرا ہیں کیونکہ وہ ایگریمنٹ بذات خود اس بات کی یقین دہانی کراتے ہیں کہ Repayment of loan will be as per the agreed date and in accordance with the agreed formula and amount.

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی۔ ایک منٹ جی ان کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیں جی۔ جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل، جناب والا! جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں آپ اجلاس شروع ہونے پر پینل آف چیئرمین کا اعلان کرتے ہیں آج آپ نے اعلان نہیں کیا۔

جناب چیئرمین، وہ غلطی ہو گئی تھی تو اس لئے ہم نے سوچا کہ Question Hour کے بعد کر دیں گے ۔ صحیح کہا آپ نے پہلے کرنا چاہئیے تھا لیکن میری توجہ اس طرف تب مبذول کرائی گئی

جب یہ ہاؤس شروع ہو چکا تھا۔ میں نے کہا چلو Question Hour کے بعد کریں گے جی جناب پروفیسر خورشید صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد، کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ قرض کی ادائیگی کے لئے مزید قرض آپ لے رہے ہیں۔ ملک میں generate resource system نافذ نہیں ہو رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ خواہ وہ مارشل لاء ہو یا مسلم لیگ کی گورنمنٹ ہو یا پیپلز پارٹی ہر ایک میں قرض جو ہے وہ snow falling انداز میں بڑھتا چلا جا رہا ہے تو کیا آپ کے پاس کوئی strategy ہے کہ اس صورت حال کا مقابلہ کر سکیں۔

سید اقبال حیدر، ہماری حکومت کی بنیادی حکمت عملی ہی یہی ہے کہ non-development expenses کو کم کیا جائے trade deficit کو کم کیا جائے اور ہمارے ریونیو کو بڑھایا جائے ۔ اس حکمت عملی پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہم اپنے بیرونی قرضہ جات کا بوجھ کم سے کم کرنے پر determined ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد، ان تینوں چیزوں کے بارے میں چھ مہینے میں تو progress نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر، اس پر ہوئی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد، بلکہ صورت حال زیادہ خراب ہوئی ہے۔

جناب اقبال حیدر، نہیں صاحب اس میں آپ کو بتا دوں کہ ہمارے reserve جو تھے وہ صرف تین سو کچھ ملین ڈالر تھے وہ بڑھ کر اب ۱.۹ بلین ڈالر ہو گئے ایک دوسری بات ہمارے ریونیو کی recovery کے بارے میں ہم نے سخت اقدامات اٹھائے ہیں اور مجھے بڑی خوشی ہے یہ بیان کرتے ہوئے کہ ہماری ریونیو کا recovery کا process جو ہے وہ ۷۰ سے ۸۰ فی صد بڑھا ہے۔ اس دوران میں تیسری بات ہمارے trade deficit کی نگر بھی آپ سٹیٹ بنک سے معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ ہمارے ٹریڈ deficit بھی مسلسل کم ہو رہا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں نے جو سوال کیا تھا اس کا تعلق کسی محض نظریاتی بات سے نہیں تھا کہ انہوں نے کہہ دیا کہ ہم یہ تین کام کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ہر سال ہمیں زیادہ لون لینا پڑ رہا ہے پچھلے لون کو ادا کرنے کے لئے اور سروس چارجز کے لئے net influence وہ کم ہو رہا ہے یہ facts and figures ہیں اس میں کوئی بات جذبات کی نہیں ہے۔ اور کوئی بات کسی

ایک دوسرے کو refuse کرنے کی نہیں ہے رہا reserve کا ٹرن آؤٹ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ reserve کے بڑھنے کی وجہ یہ نہیں ہوئی ہے کہ آپ نے ایکسپورٹ بڑھائی ہیں اور اس کی وجہ سے وہ بڑھے ہیں۔ بلکہ وہ شارٹ ٹرم لون جو مارکیٹ ریٹ پر لئے جا رہے ہیں یا وہ deposit جو بیرونی لوگ آپ کے پاس رکھ رہے ہیں۔ وہ دراصل آپ کے reserve نہیں بڑھا رہے بلکہ آپ کی liability بڑھا رہے ہیں۔ اور یہ شارٹ ٹرم liability اس وقت پاکستان کی تاریخ میں سب سے زیادہ ہے یعنی تقریبا پانچ بلین یہ صورت حال ہے معاشی اسے محض آپ الفاظ سے بڑھانے کی کوشش نہ کریں بلکہ کوشش کریں کہ اکنامک پالیسی ایسی لائیں جس سے اس کا مقابلہ کیا جا سکے۔

جناب چیئرمین، جی جناب بھنڈر صاحب۔

جناب محمد انور بھنڈر، میرے سوال کا جو جواب تھا اس کے متعلق محترم وزیر صاحب نے یہ فرمایا کہ

As regards the internal debt and the amount paid these are being compiled in consultation with the quarters concerned and the same will be placed in the House in due course.

بیرونی قرضہ جات کے متعلق تو اعداد و شمار ان کے پاس تھے لیکن اندرونی قرضہ جات جو لئے ہیں ان کے اعداد و شمار ابھی تک ان کے پاس نہیں ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ کیا وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ یہ سٹیٹمنٹ اگلی دفعہ ہاؤس میں پیش کریں گے اور میرے سوال کے بی پارٹ کو رپیٹ کرنے پر رضا مند ہیں۔

سید اقبال حیدر، بالکل رضا مند ہیں چونکہ اس میں ہمیں اطلاعات سٹیٹ بنک سے فوری طور پر نہیں مل سکیں یہ سوال جو تھا فنانس ڈویژن کے پاس جو پہنچا تھا ۲۸ اپریل کو اور آج اس کا جواب دینا تھا بیچ میں تین دن کی چھٹیاں ہوئیں۔ اور ۳۰ اپریل کے دن کیونکہ کراچی میں کچھ زیادہ ہی ہنگامے رہے اس کی بنا پر یہ پوری اطلاعات ہمیں نہیں ملیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کا باقی (بی) پارٹ کا جواب نیکسٹ روٹا ڈے پر آپ کو مل جائے گا۔

جناب چیئرمین، تو یہ نیکسٹ روٹا ڈے پر آئے گا۔ جی گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی، جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو قرضے ہیں بیرونی اور اندرونی قرضے ان کو ادا کرنے کے لئے انہوں نے جو دو تین پوائنٹ بتائے وہ یقینا صحیح ہیں۔ لیکن ٹیکسیشن کے نظام کو جب تک آپ صحیح نہیں کریں گے اس وقت تک یہ recover نہیں

ہو سکتے تو اس سلسلے میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ٹیکسیشین کے نظام کو بہتر کرنے کے کون سے وہ طریقے اختیار کئے گئے ہیں جس سے کہ اندرونی اور بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں کچھ بہتری آئے۔

جناب چیئرمین، یہ تو کافی لمبا جواب ہو گیا۔ جی جناب اقبال حیدر۔

سید اقبال حیدر، اس میں جو میجر پوائنٹ ہیں وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی میجر پوائنٹ بتا دیں۔

سید اقبال حیدر، کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ law of defaulter کو ہم expand کر رہے ہیں۔ کہ defaulter ہماری نظر میں صرف وہ شخص نہیں ہے جس نے کہ لون نہیں دیئے۔ بلکہ وہ بھی ہے کہ جس نے ٹیکسز نہیں دیئے ہیں۔ اور یوٹیلیٹی بلز نہیں دیئے ہیں اور یہ ترمیم ہم نے سینٹ کے الیکشن میں بھی دی ہے، اور نہ صرف یہ کہ سینٹ کے الیکشن میں بلکہ Representation of People Act میں بھی یہ ترمیم لا چکے ہیں۔ کیئر ٹیکر گورنمنٹ نے جو defaulters کا concept پیش کیا تھا وہ صرف ۱۹۹۳ء کے انتخابات تک محدود تھا، ہم نے اسے permanent feature بنایا ہے اور نہ صرف یہ کہ loan defaulters کے اوپر اس کا اطلاق کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اگر کسی نے ٹیکس نہیں دیئے اس پر بھی اطلاق ہو گا، اور یوٹیلیٹی بلز جیسے بجلی، پانی، گیس اور ٹیلیفون کے بل نہیں دیئے تو اس پر بھی اطلاق ہو گا، تیسری بات recovery کے process کو expedite کرنے کے لئے ٹیکسیشن کے سسٹم میں خاص طور پر جیسے کہ آپ کو علم ہے کہ جنرل سیلز ٹیکس کے بارے میں recovery کے طریقہ کار میں تبدیلی کی گئی ہے، اس سے ہمیں کافی زیادہ ریونیو حاصل ہو گا۔ تیسرا جو recovery tribunals اور legal procedings ہیں ان کو ہم تیز سے تیز تر چلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور جو خالی ٹریبونلز ہیں انکم ٹیکس کے ہوں، ایکسائز کے ہوں، یا کسٹم ڈیوٹی کے ہوں ان ٹریبونلز کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت نے اقدامات اٹھائے ہیں۔ اور مزید اٹھا رہی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد، سپلیمنٹری سوال جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، جی جناب پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد، وزیر موصوف نے جو توجہ فرمائی ہے domestic loans کے بارے میں معلومات نہ فراہم کرنے کے لئے، میں چاہوں گا کہ وہ اس کے بارے میں دوبارہ غور فرمالیں کہ اس لئے پچھلے ۲۰، ۲۵ دن میں سٹیٹ بنک کے گورنر اور ڈپٹی گورنر نے اپنے بیانات کے اندر باقاعدہ domestic loans کی فگرز دی ہیں اور ۱۵ اپریل کو اسلام آباد کے اندر ایک سیمینار میں ڈپٹی گورنر نے فگرز دی ہیں،

اگر وہ ۱۵ اپریل کو ایک سیمینار میں فگرز دے سکتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ سینٹ کے لئے وہ فگرز کیوں نہیں آ سکتیں۔ دوسری بات میں یہ کروں گا جناب والا! کہ میں نے ایک نگاہ ڈالی ہے ان تیس سوالوں میں سے ۱۵ سوال ایسے ہیں جن کے بارے میں یہی آ رہا ہے کہ ہم معلومات جمع کر رہے ہیں اور اس وقت ہم ایوان کو یہ معلومات نہیں دے سکتے۔ حالانکہ وہ ساری معلومات ایسی ہیں جو تھوڑی سی کوشش سے جمع ہو سکتی ہیں، لیکن اس کا صاف معنی یہ ہے کہ جو ماضی میں سینٹ کے ساتھ رویہ اختیار کیا جاتا رہا ہے اب بھی وہی رویہ ہے، اور آپ اپنے ڈیپارٹمنٹس کو کہتے نہیں ہیں اور ان سے بروقت معلومات لینے کے لئے force نہیں کرتے کہ وہ معلومات فراہم کریں۔ ہر سوال کے لئے کم از کم دو ہفتے کا نوٹس دیا جاتا ہے۔ آخر وہ کیوں ناکافی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ۱۵ اپریل کو ڈپٹی گورنر نے اسلام آباد میں domestic loans کی فگرز publicly بیان کی ہیں۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی' جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر، آپ کی شکایت میں بڑا وزن ہے، میں تسلیم کرتا ہوں لیکن میں وہ فگرز جو ڈپٹی گورنر صاحب نے اخبارات کو جاری کی ہیں، وہ جب تک officially متعلقہ ڈویژن کو نہ بھیجیں، اس کو میں مصدقہ طور سے آپ کے سامنے پیش کرنے سے قاصر ہوں اور اس میں جو ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱ چند سوالات کے جوابات ہم آپ کی خدمت میں پیش نہیں کر سکے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ سیکرٹریٹ سے جو سوالات ہمیں موصول ہونے تھے ڈویژن کو، وہ ۲۸ اپریل کو موصول ہوئے، اس میں کسی وجہ سے تاخیر ہو گئی ہے، لیکن اس تاخیر سے بالکل اجتناب ہونا چاہئیے اس میں میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو سوالات کے مکمل جوابات وقت پر ملیں گے۔

پروفیسر ساجد میر، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وزیر صاحب بتا سکیں گے کہ ان amounts پر جو سود دیا گیا اس کی کوئی تفصیل اگر یہ ہاؤس کو بتا سکیں اور دوسرا یہ ہے کہ huge amounts جو استعمال ہوئیں خاص طور پر ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کے حوالے سے؟ یہ دو سوال ہیں۔

جناب چیئرمین، دوسرا تو بہت لمبی بات ہے، لیکن پہلے کا اگر جواب ہو آپ کے پاس کہ اس پر سود---

سید اقبال حیدر، جی اس کا جواب ہے میرے پاس۔ سود کا جہاں تک تعلق ہے جو foreign loans کے اوپر ہم ابھی تک سود دیتے رہے ہیں اور جو ادا ہوا ہے وہ 9,16 4 ملین ڈالرز ہے۔ یہ ہم سود دے چکے ہیں ۱۹۹۲ء، ۱۹۹۳ء، ۱۹۹۴ء تک لیکن -----

جناب چیئرمین، نہیں یہ 9.164 ملین ایک سال کا ہے یا cumulative ہے۔

سید اقبال حیدر : نہیں یہ cumulative ہے from 1954 till todate, from 1954-55 till 1993-94, till todate, we have paid interest amounting to US $ 9,164.

پروفیسر خورشید احمد : نو ملین ڈالر تو آپ سود کا pay کر چکے ہیں ۔ اس کے باوجود ۱۹ ملینڈالر ابھی آپ کی liabilities ہیں ۔اور اس میں سود لگ رہا ہے برابر ۔ تو دراصل net termمیں اگر آپ دیکھیں تو ان loans کا صرف ۱۵سے ۲۰ فیصد ہے جو real development کے لئے استعمال ہوتا ہے باقی سارے کا سارا loan دینے والے ملک کے development کے لئے استعمال ہوتا ہے یا interest کے لئے ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔ صحیح بات ہے ۔ about 35% debt servicing کے کتنا debt servicingپر خرچ ہو رہے ہیں ۔

سید اقبال حیدر : debt servicing میں نہیں وہ جتنی ہیں لیکن ہم کیا دونوں دفعہ' میں یہاں پر واضح کردوں جناب چیئرمین! کہ ہمارے دور میں جب ۸۸ء کے انتخابات ہونے تھے ۔ تو ۱۵نومبر ۱۹۸۸ء کو اس وقت کی Care Taker Government نے آئی ایم ایف کے ساتھ agreement کرکے جو حکومت کے اوپر ذمہ داریاں اور liabilities ڈالیں تھیں وہ ہمیں ورثےمیں ملیں ۔ ایک بات ۔ دوسری بات ۱۹۹۳ء کے انتخابات سے قبل معین قریشی صاحب نے جو donor agencies اور countries کے ساتھ commitment کیں وہ بھی ہمیں ورثے میں ملی ہیں ۔ تیسری بات جتنا monetary expansion ۱۹۹۱ء سے لیکر ۱۹۹۳ء تک ہوا ہے اگر وہ ratio آپ دیکھیں تو مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ نواز شریف صاحب کے دور حکومت میں سب سے زیادہ قرضے حاصل کئے گئے ۔

جناب چیئرمین : جی جناب ۔

چوھدری محمد انور بھنڈر : ۸۸ء کے reserves کولیا جائے تو وہ ۱۲۹۱۳ ملین ڈالر تھے ۔ اور ۳۰ جون ۱۹۹۰ کو ۱۵۰۸۱ ملین ڈالر تھے ۔ تو کیا اس دور میں ۳۰جون ۱۹۸۸ء سے ۳۰جون ۱۹۹۰ء تک وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا substantial increase نہیں ہوا تھا قرضوں کا ۔

سید اقبال حیدر : وہ Caretaker Government کی created liabilities تھیں جوکہ ہمیں برداشت کرنی پڑیں ۔

جناب چیئرمین : اچھا ۔ میرے خیال میں پروفیسر صاحب ذرا explain کرلیں ۔

پروفیسر خورشید احمد : یہ بات صحیح ہے کہ ۹۲-۱۹۹۱ء قرضوں کے بارے میں بھی اوریعنی monetary expansion کے بارے میں بھی مجھے بھی سخت reservations ہیں اور policies بھی زیادہ اچھی نہیں ۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ ۸۸ء سے ۹۰ء اور اسکے بعد اب policy میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں ہے ۔ اور یہ کہنا کہ کیئرٹیکر حکومت نے وعدہ کیا تھا ہم اسے پورا کررہے ہیں بات صحیح نہیں ہے ۔ معین قریشی صاحب نے غالباً ابھی اس بات کا اعلان کیا ہے کہ گوہم نے negotiate کیا تھا لیکن اصل سائن ہوئے ہیں اس کے بعد' اور آپ سب مجبور ہیں 'آپ کا ملک مجبور ہے جو structural adjustment کی policy پر چل رہے ہیں کہ آئی ایم ایف پر آپ کی dependence بڑھتی جارھی ہے ۔ وہ پی پی گورنمنٹ ہو' مسلم لیگ کی گورنمنٹ ہو جب تک کہ آپ چکر وں کو نہیں توڑتے اور پھر نئی strategy وہی بناتے ہیں ۔ آپ میں سے کوئی بھی اس سے باہر نہیں گزر سکتا ۔ اسلئے اس میں یہ بات کہنا غلط ہے کہ آپ کے زمانے میں جو فرق تھا ان کے زمانے میں بہت زیادہ ہوا ۔

جناب چیئرمین : شکریہ 'جی جناب چوھدری شجاعت صاحب آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے ۔

چوہدری شجاعت حسین : وہی کہنا چاہوں گا جو پروفیسر صاحب نے اسکی بابت جا دیا ہے ۔ یہی کہنا چاہتا تھا کہ بات کو ٹال دینا کہ آیا یہ درست ہے کہ یہ قرضے آپ نے نہیں دینے ہیں یا اس کے اوپر mark-up نہیں دینا ہے یا سود نہیں دینا ۔ کیونکہ یہ پچھلی گورنمنٹ نے کر رکھا تھا ۔ یہ انکی پچھلی کی بات نہیں ہوتی یہ حکومت کی بات ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ۔

سید اقبال حیدر : نہیں یہ دینے کی بات نہیں ہے ابھی We have to honour the commitment. It is a government commitment, but we are forced to honour on account of the commitments made by others.

Mr. Chairman: What do you mean by others? You see government of Pakistan is a continuing entity. There is no others in the Government of Pakistan.

وہ کیا شعر آپ پڑھتے ہوتے ہیں کہ اپنے اپنے مقام پر کبھی تم نہیں کبھی ہم نہیں ۔

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین ! یہ جو ایک بیان دیا گیا کہ ہمارے وقت میں زیادہ قرضے دیئے گئے اس کی وضاحت ضروری ہے اگر آپ دیکھیں تو ۸۸ء اور ۹۰ء کے درمیان outstanding

debt ۱۲.۹ بلین ڈالر سے ۱۵.۹ بلین ڈالر ہوگیا ۔ لیکن ۱۹۹۰ء اور ۱۹۹۲ء کے درمیان یہ ۱۹.۰ بلین ڈالر تک پہنچ گیا ۔ اگر سالانہ اوسط لگائیں تو ہمارے دور حکومت میں مقابلتاً کم قرضے لئے گئے ۔ اور اس دوران میں چونکہ debt servicing بھی بڑھ گئی تھی تو جو ان تین سالوں کی debt servicing بنتی ہے وہ منہا کریں تو نیٹ قرضے اور بھی کم ہوں گے ۔ دوسرے الفاظ میں وہ جو چار ملین قرضے لئے گئے تھے ان تین سالوں میں

They were to finance the debt servicing and hardly anything net was recieved infact. The rate at which the borrowing took place in these years therefore was slower compared to the previous two years because of the increase indebt servicing.

جناب چیئرمین : next question جی ' حافظ حسین احمد صاحب ۔

حافظ حسین احمد : جناب کیا وزیر موصوف بیان فرمائیں گے کہ کیا نادہندہ ارکانِ پارلیمنٹ کو رکنیت سے نا اہل قرار دینے کیلئے حکومت کوئی قانون سازی کر رہی ہے ۔

جناب چیئرمین : جی جناب ۔ لا منسٹر صاحب ۔

سید اقبال حیدر : گو کہ اس کا سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جہاں تک قانون کا مسئلہ ہے ۔ وہ تو قانون موجود ہے قانون یہ ہے کہ اگر کوئی Defaulter ہے اور ایک سال تک وہ loan یا اپنے قرضے چکانے میں ناکام رہا ہے تو نہ صرف یہ کہ وہ ممبر بننے کا اہل نہیں رہتا ہے بلکہ ممبر کی حیثیت سے بھی وہ نااہل ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : Next Question جی نمبر ۶ انور بھنڈر صاحب No. 6 Answer taken as read. Supplementary Question.

6. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder**: Will the Minister for Finance,Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the number and names of the Co-operative Finance Corporations which were considered undesireable by the Government; and

(b) the total amount to be paid by each of these

companies to the depositors alongwith the amount that was due to the depositers from each of the said Coporation?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) 102 Co-operative Finance Corporations (CFCs) were declared undesireable by the Provincial Government under the Punjab Undesirable Co-operative Societies (Dissolution) Act, 1993. Names of the Societies are at Annex-I.

(b) Details of the amounts claimed by the depositors against each society is available at Annex-I.

Details of Payments made by the Punjab Co-operative Board for Liquidation (PCBL) in respect of three groups of CFCs are as under:-

(i) Entire claims amounting to Rs. 374 million of 37 CFCs settled and wound up. Annex-II.

(ii) As on 27-4-94, an amount of Rs. 1700 million has been paid to one lac claimants of five big CFCs i.e. National Industrial Co-operative Finance Corporation. Nationl Industrial Co-operative Credit Corporation, Services Co-operative Credit Coporation, Pasban Co-operative Finance Corporation and Mercantile Co-operative Finance Corporation. The exact amount to be paid cannot be given as verification of claims is being done by the PCBL.

(iii) As on 28-4-1994, an amount of Rs. 140 million has been paid to claimants of the remaining 60 CFCs for claims upto Rs.25,000, under the relief package of the Prime Minister.

As the claims are still being verified by the PCBL, the exact amount to be paid to the claimants cannot be given at present.

Punjab Co-operative Board for Liquidation List of 102 CFCs.

ANNEX I

Sr_No.	CFC_Code	Company Name	Amount Claimed
1	001	ALLIED COMM COOP CORP	550,341,490
2	002	ITTEFAQ COOP CORP	116.412.995
3	003	PAKISTAN DEV COOP CORP	91,127,799
4	004	NAT IND COOP CREDIT CORP	1.249.869.513
5	005	NAT IND COOP FIN CORP	5,638,421,824
6	006	PUNJAB DEV COOP CORP	79.394.566
7	007	SERVICES COOP CREDIT CORP	2.732.045.262
8	008	MERCANTILE COOP FIN CORP	390.927.590
9	009	FEDERAL COOP COMM SOCIETY	3,674,538
10	010	THE MILLI COOP SOCIETY	57,461,171
11	011	KISSAN COOP COMM CORP	121.349.059
12	012	HABIB IND COOP FIN CORP	269.473.914
13	013	PASBAN COOP FIN CORP	770,815.416
14	014	UNITED COOP DEV SOCIETY	60.740.755
15	015	COMM COOP DEV CORP	176.427.825
16	017	PUNJAB IND DEV & CONSTRUCTION COOP CORP	52.479.064
17	018	PROGRESSIVE COOP SOCIETY	59,775.621
18	019	GUJJAR KHAN COOP URBAN FIN CORP	32.049,198
19	020	NAT COOP INV LTD	68.114.013
20	022	UNION IND COOP SOCIETY	18.005.803
21	023	AGRI COOP DEV & INV	31,672.683
22	024	AGRI & ALLIED SERVICES COOP DEV SOCIETY	46.003.902
23	025	ORIENT IND COOP SOCIETY	49,085.473
24	029	NAT AGRO & CREDIT COOP CORP	51,424.140
25	030	HABIB NAT COOP SOCIETY	23,884.624
26	031	PUNJAB IND COOP	12.954.662
27	034	EURASIA IND COOP	21.372.540
28	035	CAPITAL COOP	17,540.576
29	036	ZAMINDARA COOP CREDIT CORP.	16.745.755
30	037	GUDRATABAD COOP MULTIPURPOSE SOCIETY	6.070.258
31	038	ALLIANCE IND & COMM COOP SOCIETY	63,747,963
32	040	STANDARD IND COOP	337.641
33	041	STANDARD COOP IND DEV CORP	3.365.613
34	042	STANDARD COOP SOCIETY	25.940.257
35	043	PRIME IND COOP DEV	1.541.739
36	044	GULF IND COOP SOCIETY	3.455.401
37	045	AL-SADAT COOP CREDIT SOCIETY	4.994.107
38	047	ADAM IND COOP	4.538.796
39	048	MUSLIM IND COOP CORP	4.767.629
40	050	IMPERIAL COOP SOCIETY	9.900
41	051	FRUGAL COOP DEV SOCIETY	1.222.470
42	052	BAREX COMM COOP SOCIETY	146.105.084
43	053	FEDERAL IND COOP SOCIETY	252.666
44	054	WAHID COOP MULTIPURPOSE SOCIETY LTD.	4.201.784
45	055	CRESCENT IND DEV COOP	4.296.933
46	056	PAK IND COOP	13.361.138
47	057	MILLAT IND COOP SOCIETY	531.062
48	058	CRESCENT COOP DEV SOCIETY	2.571.622
49	059	COMMERCE DEV COOP SOCIETY	820.841
50	061	PUNJAB AGRI COOP DEV CORP	340.978
51	064	CENTRAL PUNJAB COOP CREDIT SOCIETY	1,362,518
52	076	UNITED AGRI COOP CORP	8,394,524
53	079	UNITED COOP CREDIT CORP	2,046,083
54	080	ALLIED IND COOP DEV SOCIETY	790,000
55	081	ASIAN DEV COOP SOCIETY	2,437,518
56	082	STATE COOP CREDIT CORP	1,915,444
57	086	WAITAN COMM COOP LTD.	1,017,373
58	087	GUJRAT KHAWAJGAN COOP SOCIETY	220,769
59	096	PAKISTAN IND COOP DEV SOCIETY	1,712,606
60	104	PAK IND COOP SOCIETY	114,000
61	110	TRADERS COOP FIN	64,250
62	112	KHYBER IND & AGRI COOP	11,300
63	114	OMAN COOP SOCIETY	116,556
64	117	INDUS COOP SOCIETY	370,100
65	118	SUPER INV COOP SOCIETY	800,600
66	120	PAK PUNJAB COOP CREDIT CORP	281,300
67	121	AGRO COMM INV COOP LTD	0
68	122	ASIAN COOP CR CORP	0
69	123	CITI AIND COOP DEV SOC:	0

..	CFC_Code	Company Name	Amount Claimed
70	124	THE COMM URBAN COOP CR SOC	1,673,494
71	125	THE COOP-5 COOP INV LTD	0
72	126	FAIRDEEL COOP SOC	0
73	127	GLOBAL COOP SOC	0
74	128	HABIB IND COOP C-	0
75	129	IMAGE COOP SOC	0
76	130	INTERNATIONAL IN. COOP SOC	0
77	131	MANAGEMENT IMPORTANT COOP CORP	0
78	132	THE FIRST ISLAMIC COOP CR	0
79	133	THE MILLAT COOP	16,444,368
80	134	MUGHAL COOP FINANCE CORP	0
81	135	MUTUAL COOP SOCIETY	0
82	136	NAT COOP CREDIT CORP	30.592.328
83	137	NAT HOUSING AGRI & IND CORP SOCIETY	0
84	138	NAT INV COOP LTD	9,066,034
85	139	PAK CRESCENT COOP LTD	354.428
86	140	PAKISTAN NAT IND COOP CREDIT CORP	0
87	141	PASBAN COOP CR CORP	25.275.000
88	142	POPULAR COOP URBAN & CREDIT SOCIETY	0
89	143	THE PREMIER ALLIANCE COOP	0
90	144	PREMIER IND DEV COOP CORP	0
91	145	PROGRESSIVE IND DEV COOP SOC	0
92	146	PUBLIC IND & COMM COOP SOCIETY	0
93	147	PUNJAB COOP AGRI CORP	29,720
94	148	THE QAID COOP INV LTD	0
95	149	SHIFA COOP INV SOCIETY	0
96	150	THE STATE IND COOP CREDIT	1,724.873
97	151	SUN SHINE COOP SOCIETY LTD	0
98	152	UNION COOP INVESTMENT LTD	0
99	153	UNION IND COOP CORP	11,835.887
100	154	UNITED DEV COOP SOC	46,108.506
101	155	URBAN COOP THRIFT &CREDIT SOCIETY	0
102	091	NATIONAL DEVELOPMENT COOP SOCIETY LTD	9,349,696
Total			18,298,321,966

SOCIETIES WOUND UP BY THE PUNJAB COOPERATIVES BOARD FOR LIQUIDATION Annex–II

S.No.	Sch#	Name of Society	Status	Amount of Claim (Rs.)
1.	2.	AGRO COMMERCIAL INVEST'T COOP. LTD.	Wound up	336,500.00
2.	7.	ALLIED INDUSTRIAL COOP. DEVEL'T. SOC. LTD.	Wound up	7,861,566.00
3.	9.	ASIA COOP. CREDIT CORP. LTD.	Wound up	90,873.00
4.	11.	BAREX COMMERCIAL COOP. SOC. LTD.	Wound up	196,600,000.00
5.	13.	CENTRAL PUNJAB COOP. CREDIT SOC. LTD	Wound up	218,805.00
6.	14.	CITI INDUSTRIAL COOP. DEVEL'T SOC. LTD.	Wound up	500,000.00
7.	17.	COMMERCE DEVELOPMENT COOP. SOCIETY LTD.	Wound up	7,791,787.00
8.	18.	THE COOP 5 INVESTMENT LTD.	Wound up	16,562,000.00
9.	19.	CRESCENT COOP. DEVELOPMENT SOC. LTD	Wound up	519,670.00
10.	22.	FAIRDEALS COOP. SOCIETY LTD.	Wound up	4,000.00
11.	26.	GLOBAL COOPERATIVE SOCIETY LTD.	Wound up	79,340.00
12.	28.	THE GUJRAT KHAWAJGAN COOP. FINANCE CORP. LTD.	Wound up	11,900,000.00
13.	31.	HABIB INDUSTRIAL COOP. CREDIT CORP. LTD.	Wound up	78,075.00
14.	33.	IMAGE COOPERATIVE SOCIETY LTD.	Wound up	0.00
15.	34.	IMPERIAL COOPERATIVE SOCIETY LTD.	Wound up	1,720,450.00
16.	35.	INDUS COOPERATIVE SOCIETY LTD.	Wound up	298,200.00
17.	36.	INTERNATIONAL INDUSTRIAL COOP. SOCIETY LTD.	Wound up	126,834.00
18.	38.	KHAYBER INDUSTRIAL+AGRICULTURAL COOP SOC. LTD.	Wound up	492,677.00
19.	40.	MANAGEM'T+IMPROVEM'T COOP CORP OF PAKISTAN LTD	Wound up	6,094,963.00
20.	42.	THE FIRST ISLAMIC COOP. CREDIT LTD.	Wound up	10,156,900.00
21.	46.	MUGHAL COOPERATIVE FINANCE CORPORATION LTD.	Wound up	3,517,115.00
22.	48.	MUTUAL COOPERATIVE SOCIETY LTD.	Wound up	66,000.00
23.	53.	NAT'L HOUSING AGRI'L & INDUSTRIAL COOP SOC	Wound up	0.00
24.	59.	PAK PUNJAB COOP CREDIT CORP. LTD.	Wound up	5,849,651.00
25.	65.	PAKISTAN NATIONAL INDUSTRIAL COOP CREDIT CORP.	Wound up	849,576.00
26.	68.	POPULAR COOP. URBAN THRIFT & CREDIT SOC. LTD.	Finalized	1,193,300.00
27.	69.	PREMIER ALLIANCE COOP. SOC. LTD.	Wound up	1,011,462.00
28.	70.	PREMIER INDUSTRIAL DEVEL'T COOP CORP. LTD.	Wound up	24,408,537.00
29.	73.	PROGRESSIVE INDUSTRIAL DEVEL'T COOP SOC. LTD.	Wound up	31,500.00
30.	74.	PUBLIC INDUSTRIAL & COMMERCIAL COOP SOC. LTD.	Wound up	4,560.00
31.	75.	PUNJAB AGRICULTURAL COOP. DEVEL'T. CORP. LTD.	Wound up	74,029,713.00
32.	80.	THE QUAID COOP INVESTMENT LTD.	Wound up	311,636.00
33.	83.	SHIFA COOP INVESTMENT SOC. LTD.	Wound up	85,310.00
34.	87.	STATE COOP CREDIT CORP. LTD.	Wound up	1,553,605.00
35.	89.	SUNSHINE COOP SOC. LTD.	Wound up	59,500.00
36.	90.	SUPER INVESTMENT COOP SOC. LTD.	Finalized	2,820.00
37.	92.	UNION COOP INVESTMENT LTD.	Wound up	500,000.00
				374 906 925.00

جناب انور بھنڈر ، سر وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ پچیس ہزار تک جن کی رقوم بقایا تھیں ان کی واپسی کی گئی ہے۔ کیا پچیس ہزار تک تمام فنانس کمپنیوں کے قرض داروں کی ادائیگی کر دی گئی ہے۔

سید اقبال حیدر ، تمام Finance Companies کی ضمن میں تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن اس سلسلے میں حکومت پاکستان نے کوئی دو سو ملین کی رقم اس کے لئے مخصوص کی ہے جو کہ پچیس ہزار تک کے Depositors کے پیسے واپس کرنے کے لیے استعمال کی جائے گی اس میں سے ابھی تک ۱۴۰ ملین کی رقم استعمال ہو چکی ہے۔ اور اس کا استعمال پنجاب کی صوبائی حکومت کے تحت جو بورڈ ہے وہ ان کے قرضہ جات اور ان کے Deposits واپس کرنے کے عمل کا ذمہ دار ہے اور اس نے کوئی ۲۴۲۱۵ Claimants کے پچیس ہزار تک کے قرضے واپس کئے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ، کیا اس رفتار سے اگر ادائیگی ہو تو وزیر موصوف یہ فرمائیں گے کہ کتنا عرصہ لگے گا پچیس ہزار تک کے کھاتے داروں کو دینے کے لیے۔ چہ جائیکہ کہ اگلے Claimants کو ادائیگی کی جائے۔

سید اقبال حیدر ، پچیس ہزار تک کی رقم کا جو پہلا Phase ہے۔ وزیراعظم نے جو Package---

جناب چیئرمین ، چوبیس ہزار کو مل گئے ہیں آپ یہ کہہ رہے ہیں۔

سید اقبال حیدر ، Package جو announce کیا تھا وہ پچیس ہزار تک کے جتنے Depositors تھے ان کی رقوم کی واپسی کا اعلان کیا تھا ان میں سے جتنے Depositors تھے ان میں سے ۲۴۲۱۵ Claimants ہیں جو کہ آ چکے ہیں اور ان کو ۱۴۰ ملین کے قریب رقوم جو ہیں وہاں کے صوبائی بورڈ نے ان کو دی ہیں۔

جناب چیئرمین ، جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد ، صوبہ بلوچستان کے کھاتے داروں پہ ادائیگیوں کا اطلاق کب ہو گا۔

جناب چیئرمین ، یعنی کیا مطلب۔

حافظ حسین احمد ، یعنی وہاں کے جو لوگ ہیں۔ صوبہ بلوچستان کے جو کھاتے دار ہیں جو Motor Reliance تاج کمپنی اور کوآپریٹو سوسائٹیز کے۔ ان کو ابھی تک ایک پیسہ نہیں ملا ہے۔ اب تو زور پنجاب پہ ہے میں کہہ رہا ہوں بلوچستان کے جو کھاتے دار ہیں ان کو ادائیگی کب شروع کریں گے۔

جناب چیئرمین، جی جناب Law Minister صاحب ۔ ہے کوئی ایسی۔

سید اقبال حیدر، جناب چیئرمین! اس میں کھاتے دار کی کوئی تشخیص نہیں کی گئی ہے چھوٹے اور بڑے کی تشخیص ہے اگر وہ بلوچستان کا کھاتے دار ہے جس نے پچیس ہزار یا اس سے کم رقم جمع کرائی تھی ان کو بھی اسی طرح سے رقم ملے گی جس طرح سے کسی پنجاب کے کھاتے دار یا سندھ کے اور فرنٹیئر کے کھاتے دار کو۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے جی۔ ڈاکٹر ریحان صاحب۔

ڈاکٹر محمد ریحان، جناب آپ جواب ملاحظہ فرمائیں سوال پوچھا گیا ہے وفاقی حکومت سے۔ وفاقی حکومت کے منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ were declared undesireable by theProvincial Government under the Punjab undesireable co-operative society خیر چلو Co-ordinate کر لیتے ہیں لیکن جیسے حافظ صاحب نے پوچھا جناب والا! فرنٹیئر میں بھی ان Co-opratives Societies جن کے Head Offices پنجاب میں ہوتے تھے۔ وہ بے چارے آج تک رو رہے ہیں ان کے بدن سے بالکل سارا خون جو ہے وہ ان جونکوں نے چوس لیا ہے۔ میرے پڑوسی ہیں میں ان کو جانتا ہوں

ان بے چاروں کو تو پتہ ہی نہیں ہے کہ کون پیسے دے رہا ہے یا نہیں دے رہا۔ اس کے متعلق چونکہ سوال پوچھا گیا ہے وفاقی Level پر۔ تو چاہیے تو یہ تھا کہ وفاقی level پر کہ جی ہم نے فرنٹیئر کے لئے اس طرح طریقہ کار بنایا ہے ۔ پنجاب کے لئے اس طریقے سے۔ ان کے لئے اس طریقے سے۔ تاکہ سارے ملک میں جو بے چارے Depositors ہیں جن کی خون پسینے کی کمائی ان dragons نے چھینی ہوئی ہے کے متعلق حکومت کی کوئی واضح پالیسی ہونی چاہیے۔ It is just look bluffing and dodging.

جناب چیئرمین، جی Law Minister صاحب۔

سید اقبال حیدر، جناب چیئرمین! اس میں جو سوال کیا گیا تھا اس کے مطابق جو ہم نے جواب دیا ہے اس میں ۱۰۲ Co-operative Societies جو ہیں جنہیں Undesireable یا قابل اعتراض کارروائیوں میں ملوث پایا گیا تھا اس میں ہم نے صوبائی تشخیص یا صوبائی سطح پر اس کی مصلحت نہیں ہے لیکن ہمیں جو ایک دشواری پیش آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ زیادہ تر جو Co-operative Societies تھیں وہ صوبہ پنجاب میں اس طرح کا کاروبار کر رہی تھیں اور Loan Commission جو عدالتی کمیشن بنا تھا وہ بھی

پنجاب کی سطح پر ہی بنا تھا اگر میرے معزز رکن کسی بھی ایسی Co-operative Societies کی نشاندہی کریں جو کہ پشاور میں بھی اس طرح کی غیراخلاقی غیرقانونی سرگرمیاں کر رہی ہیں تو حکومت ایسی Co-operative Societies کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرے گی اور فوری طور پر اسی طرح سے action لیا جائے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان، میں مشکور ہوں کہ آپ ایسا تعاون کریں گے لیکن ساتھ ساتھ میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وہ depositors وہاں پر ایسی سوسائٹیز میرے خیال میں میرے علم کے مطابق فرنٹیر میں نہیں ہیں یہ پنجاب کی سوسائٹیز تھیں یہاں انکی برانچز قائم تھیں تو وہ ڈیپازٹرز کونسا راستہ اختیار کریں تا کہ ان کو بھی ۲۵ ہزار ہوں یا ۲۳ ہزار ہوں جتنا بھی ہو ان کی کچھ نہ کچھ دادرسی ہو جائے۔

سید اقبال حیدر، جو طریقہ کار وضع کیا گیا تھا لون کمیشن کے بعد کہ سپریم کورٹ کے معزز جج بھی اس سلسلہ میں معمور ہیں اور بورڈ پنجاب حکومت کے ماتحت ہے وہ بورڈ ان تمام دعووں کی scrutiny کرتا ہے میں آپ کو مشورہ دوں گا اور یہ مشورہ اس ایوان کے توسط سے تمام پاکستان کے عوام تک بھی پہنچے کہ کوئی بھی اس طرح کا claimant ہو خواہ وہ بلوچستان میں رہتا ہو یا فرنٹیئر میں کسی بھی صوبے میں وہ اپنے دعوے پنجاب کے بورڈ کے پاس فوری طور پر بھیجے اور اس کی scrutiny ہو گی اگر اس کے پاس ڈیپازٹ کا ثبوت موجود ہے تو اس کو پرائم منسٹر کے پیکج کے مطابق کم از کم پچیس ہزار ضرور ملیں گے۔

جناب چیئرمین، شکریہ جی۔ جی جناب پوائنٹ آف آرڈر۔

سید محمد فضل آغا، چونکہ بات نکل آئی ہے مجھے ۶ اور ۷ مارچ کو اس ہاؤس کی سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ نکتہ اٹھایا گیا تھا اور ہم نے ان سے details مانگی تھیں ایک تو گزارش یہ ہے کہ پچھلی میٹنگ میں کسی منسٹر نے زحمت ہی نہیں فرمائی تشریف لانے کی، جس کے بارے میں ہم نے پرائم منسٹر صاحب کو بتا دیا تھا۔ لیکن جو لوگ concerned آئے تھے انہوں نے ہم کو یہ لسٹیں مہیا کرنے سے بالکل معذرت کر لی تھی اس کمیٹی کو flately refuse کیا تھا کیونکہ مسئلہ جو ہے صوبائی governments کو ہم نے لسٹیں بھجوا دی ہیں اور detail بھجوا دی ہے اور ہمارے پاس کچھ نہیں ہے تو میں سمجھتا ہوں آج انہوں نے یہ لسٹیں ہاؤس میں رکھ دی ہیں تو یہ dual policy جو ہے یہ کمیٹی کے breach of privilege کو بات جاتی ہے جب کمیٹی کے اندر وہاں ۱۲ معزز اراکین اور وہ constitutional committee ہے رول آف بزنس کے تحت بنی ہے اور ہم معاملات کو سدھارنے کیلئے گزارشات کرتے ہیں ان سے اور وہاں کمیٹی میں معزز منسٹر میں سے تو کوئی تشریف نہیں لایا جو محکمہ کے

لوگ آئے تھےانہوں نے ہمیں بالکل انکار کر دیا کہ یہ information ہم کمیٹی کو مہیا نہیں کرسکتے ہیں اس سلسلے میں گزارش ہے آپ سے کیونکہ آپ custodian ہیں اس ہاؤس کے اس معاملہ کو sort out کیا جائے کیونکہ یہ تو ہماری سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں ان کا مطلب کیا ہوتا ہے اور اگر under the rule اور Constitution,standing committee ہے تو پھر میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی میں انفارمیشنز کیوں نہین دی جاسکتیں۔

جناب چیئرمین ، کمیٹی کا مسئلہ پھر مناسب وقت پر اٹھائیں گے آج اگر question hourہو جائے۔

سید محمد فضل آغا،اس کا نوٹس لیا جائے جی۔

جناب چیئرمین،جی جناب خورشید احمد صاحب۔

سید خورشید احمد ، اس وقت کواپریٹو والے مسئلہ پر میں اپنے بھائی محترم اقبال حیدرصاحب سے پوچھوں گا کہ اس سلسلے میں کراچی میں جو سوسائٹیز ہیں وہاں مسئلہ بہت گھمبیر ہے اور بار بار یہ مسائل آرہے ہیں اور چالیس پچاس ہزار ---- اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جناب چیئرمین، جی جناب منسٹر برائے قانون۔

سید اقبال حیدر ، کراچی میں فنانس کمپنیز نے ایک بڑا عوام کے ساتھ دھوکہ کیا تھا اس کے سلسلے میں نیشنل اسمبلی میں ایک قرارداد پاس ہوئی جس کے تحت ایک مشترکہ کمیٹی ہاؤس کی کمیٹی بنائی گئی کراچی کے منتخب نمائندوں پر مبنی وہ اس کمپنی کے کھاتہ داروں کے مسائل کو حل کرنے کیلئے مختلف میٹنگز کر چکی ہے اس کی رپورٹ ابھی تک نیشنل اسمبلی میں پیش نہیں کی گئی ہے لیکن اس میں کچھ قانونی پیچیدگیاں اس لئے آئی ہیں کہ زیادہ تر فنانس کمپنیز کے مقدمات جو تھے وہ سندھ ہائی کورٹ کے سامنے تھے اور ان کے winding up order اور winding up procedings سندھ ہائی کورٹ میں چل رہی ہیں ان کی جو بھی رپورٹ ہو گی نیشنل اسمبلی میں جو کمیٹی بنائی گئی ہے اس کی رپورٹ اس ایوان میں بھی لانے سے کوئی اعتراض نہیں۔

جناب چیئرمین ،اگلا سوال نمبر ۷ منظور گچکی صاحب اس کا تو جواب ہی نہیں آیا۔سوال نمبر ۸ کا بھی نہیں ہے اصل میں کچھ تھوڑی سی problem at office level بھی ہے discuss with the Law Minister تو there is 8, 9 بھی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ،اگلا سوال منظور گچکی صاحب!اس کا تو جواب نہیں آیا اور نمبر ۷ کا بھی

نہیں ہے۔ اور نمبر ۸ کا بھی نہیں ہے۔ اصل میں تھوڑی سی مشکل آفس کی بھی ہے۔ I will discuss with the Law Minister تو ۷، ۸ اور ۹ بھی نہیں ہے۔

جناب اقبال حیدر: میں معذرت چاہتا ہوں کہ ہمیں شارٹ نوٹس کی بنا پر -----

جناب چیئرمین: بہرحال۔ I will discuss this matter with you as to how we can improve the efficiency of the department. Item No. 10 Ch. Shujat Hussain Sahib.

10. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) total liability of the Taj Company; and

(b) outstanding liability of the company against its Directors and Sundry Trade Debtors ?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) The total liabilities of M/s. Taj Company Ltd., amount of Rs. 2643 million.

(b) Liabilities of Directors as determined by the Lahore High Court

Name of Director	Individual Liability	Joint Liability
Ch. Ali Muhammad.	25,138,199	2,061,712,387
Amjad Hussain Khokhar.	4,909,855	2,061,712,387
Sheikh Muhammad Salim.	Under process by the Court	2,061,712,387
Ashraf Pervaiz.	46,336,893	———

Liabilities of Sundry Trade Debtors :

Rs. 569,992

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا میں اس سلسلے میں یہ پوچھنا چاہوں گا پچھلی دفعہ انہوں نے جواب دیا تھا کہ تاج کمپنی ڈائریکٹروں کے جو جوائنٹ اکاؤنٹ ہیں وہ رقم ۲ ارب ۶ کروڑ ۱۷ لاکھ ۱۲ ہزار ۲۲۷ بنتی ہے۔ اس طرح کے figures آج بھی وہ دے رہے ہیں اس سوال کے جواب میں یہ بتایا گیا تھا کہ ڈائریکٹروں اور تاجروں کے ذمے کل رقم جو ہے وہ ۹ کروڑ ۴۲ لاکھ ۲۰ ہزار ۸۲ بنتی

ہے۔ اس طرح جناب والا! مجموعی فرق ایک ارب ۹۶ کروڑ ۸۳ لاکھ ۹۲ ہزار بنتا ہے۔ تو میرا جناب والا! سوال یہ ہے کہ اتنا بڑا فرق جو ہے اس کا کون ذمے دار ہے کمپنی کا۔ دوسرا یہ ہے کہ حکومت اپنے وعدے کے مطابق کب تک ادائیگی شروع کرے گی۔

سید اقبال حیدر: جناب چیئر مین! تاج کمپنی کے کھاتے داروں کے سلسلے میں بھی ہم نے وہی پالیسی اپنائی ہے جو کہ co-operatives کے سلسلے میں اپنائی ہے اور اس میں جتنے چھوٹے کھاتے دار ہیں ان کو ادائیگی کرنے کے لیے بھی وہی فارمولا ہم نے رکھا ہے کہ ۲۵ ہزار تک کے جتنے کھاتے دار ہیں ان کو رقم فوری طور پر ادا کریں۔

جناب چیئرمین: Are you sure اس پالیسی کا اعلان ہوا ہے۔

سید اقبال حیدر: جی ہاں اس کا ہم نے اعلان کیا ہے۔ وزیراعظم کے پیکج میں شامل ہے Co-operatives and Taj Company کے جتنے متاثرین ہیں ان کے لیے وزیراعظم نے جو اپنے پیکج کا اعلان کیا تھا اس کے کچھ خصوصی نکات میں آپ کے سامنے پڑھ کر پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Are you sure that this policy has been announced.

Syed Iqbal Haider: The persons with deposits upto 25000 which constitute 33% of the total number of depositors be paid 100% of the net amount of this 20% and that will be paid from the resourses available with the Administrator which has already been appointed for the Taj Company and the balance of 80% be given by the Government of Pakistan. This involves the support of approximately Rs.72 million from Government of Pakistan.

2. For persons having deposits in the range of Rs.25000 upto Rs.50000 i.e. 25% of the depositors be paid from the resources available with the Administrator in cash and another 20% be paid through bonds. Those are transferable and cashable bonds that the Government of Pakistan is issuing.

3. The persons having deposits above Rs.50000 be issued bonds in lieu of 40% of their net deposits. The terms of the bonds will be identical with those given to the depositors of Cooperatives. Sir in pursuance of this policy I may inform this honourable House that in view of the package announced by the

Prime Minister for relief to the affectees of the Taj Company the Government allocated a sum of Rs. 72.21 million for payment of two affectees having claim upto Rs.25000. Out of this Rs.50 million have already been released to the Board of Administrator of Taj Company and the Board of Administrator has issued 3778 cheques amounting to Rs.5,06,10,424 to the claimants till todate. The cases regarding issue of bonds to the affectees having claimed beyond Rs. 25000 is pending with the Lahore High Court. The bonds will be issued to the affectees as soon as necessary clearance is received from the Board.

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اس کا جواب نہیں دیا گیا کہ دو ارب روپے کا جو فرق نکلتا ہے اس کا کون ذمے دار ہے یہ تو جتایا نہیں گیا انہوں نے پرانی کہانی پڑھ کر سنا دی ہے۔

سید اقبال حیدر: اس فرق کو پورا کرنے کے لیے کچھ تو رقم حکومت نے اپنی جانب سے دی ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں پہلے کچھ اور تھی اب کچھ اور ہے کچھ اس قسم کا سوال ہے۔

سید اقبال حیدر: نہیں جناب چیئرمین! اس میں----

جناب چیئرمین: ایک دفعہ سوال دہرادیں۔ جی پہلا سوال کیا تھا آپ کا۔

چوہدری شجاعت حسین: فگرز میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ صرف یہ تھا کہ یہ جو رقم ہے اس کے ذمہ دار Directors ہیں یا اس کے جو بھی تاجر ذمہ دار ہیں ان کا کیا بن رہا ہے ان کے متعلق حکومت کیا کر رہی ہے۔

سید اقبال حیدر: اس کی management کے وہ ڈائریکٹر ذمہ دار ہیں جنہوں نے اس طرح سے عوام کو گمراہ کر کے کلام پاک کے پرنٹرسے ایسا کرنا بہت ہی افسوس ناک بات ہے کلام پاک کے ذریعے سے نیک نامی حاصل کرنے کی کوشش کی اور اس طرح سے عوام کو دھوکہ دیا ان ڈائریکٹروں کے خلاف مقدمات دائر ہیں ان میں سے کچھ گرفتار بھی ہو چکے ہیں' کچھ گرفتاری سے بچے بھی ہوئے ہیں ان کے خلاف فوج داری مقدمات ہیں وہ بھی جاری ہیں لیکن جہاں تک اس فرق کا تعلق ہے assets and liablities میں وہ تو بڑے کھاتے داروں کوبرداشت کرنا پڑے گا اس میں سے کچھ رقم جو ہے

حکومت دے رہی ہے تا کہ ان کے اوپر کم سے کم بوجھ پڑے۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جنہیں انہوں نے ادائیگی اس وقت کی ہے کیا مکمل سو فیصد ادائیگی ان لوگوں کو کر دی جائے گی؟

سید اقبال حیدر : میں نے یہ نہیں کہا کہ مکمل سو فیصد ی' فرق تو اس میں ضرور رہے گا۔ چھوٹے کھاتے داروں کے لئے ہم مکمل ادائیگی کرنے کے لئے تیار ہیں ۲۵ ہزار تک کے جو کھاتے دار ہیں جیسے گزارش کی ہے بڑے کھاتے داروں کو مکمل واپسی تبھی ممکن ہے کہ ان کی جو املاک ہیں ' ان کی جو زمینیں ہیں properties ہیں اس کی سیل سے جو بھی زیادہ سے زیادہ رقم حاصل ہو گی وہ انہیں ملے گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ۔ جی جناب پروفیسر خورشید صاحب supplementary question۔

پروفیسر خورشید احمد : کیا وزیر محترم یہ بتا سکیں گے کہ اب تک ان کے جو assets ہیں ان کو کہاں تک آپ قبضے میں لے چکے ہیں ان میں سے کہاں تک آپ پیسہ وصول کر چکے ہیں کیا شکل ہے وہ assets ضائع تو نہیں ہو رہے ہیں ایسا تو نہیں ہو رہا ہے کہ سو روپے کی چیز بیس روپے میں جا رہی ہو۔

سید اقبال حیدر : نہیں جناب یہ معاملہ تو عدالت عالیہ کے سامنے ہے اور بورڈ آف ایڈمنسٹریٹرز مقرر کئے جا چکے ہیں اور بورڈ آف ایڈمنسٹریڑ کی تحویل میں ہی تمام ریکارڈ موجود ہوتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : یہ کوئی نئی بات نہیں ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ کتنی assets تھیں ان میں سے کتنی آپ recover کر سکے ہیں اور کیا ان میں سے encash ہو سکی ہیں یا نہیں۔ کیا پوزیشن ہے؟

سید اقبال حیدر : یہ اہم سوال آپ نے اٹھایا ہے اس کا جواب میں فوری طور پر دینے کی حیثیت میں نہیں لیکن میں آپ کو ضرور جواب دوں گا۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ اگلے سوال نمبر ۱۳ کا تو جواب نہیں آیا ہوا نمبر ۱۴ ملک حیات صاحب ۔ somebody on his behalf جی آپ موجود ہیں نمبر ۱۴ جی , answer taken as read any supplementary question .Next No.15 جی نمبر ۱۱ ' سوری جی نمبر ۱۱ رہ گیا ہے ۔ نمبر ۱۱ جی چوھدری شجاعت حسین صاحب۔

11. *Chuadhry Shujat Hussain: Will the Minister for Commerce be

pleased to state:

(a) the names of persons/companies which were issued import permits for the import of used/retreated tyres since October, 1993;and

(b) the value and quantity of used/retreated tyres imported by each person/company during the said period?

Ch. Ahmed Mukhtar : (a) After the disbandment of the office of the CCI&E since July, 1993, neither import permits not import licences are issued. The Banks can now open direct L/C for importable items. As such there is no single cnetral authority which can provide this information. Teh desired information is to be collected form 562 branches of 45 Banks spread all over the country which is a time consuming exercise, and likely to take atleast one month.

(b) The information in question is being collected though CBR from all the Collectorates of Customs.

چوہدری شجاعت حسین، جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ نومبر ۹۳ ۱۹ کو پرانے ٹائروں کی درآمد کی اجازت دینے اور پھر تین چار ماہ بعد درآمد بند کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ پہلے اجازت دی کہ درآمد کیے جائیں پھر چار ماہ بعد فوری طور پر کہا گیا کہ اس کو روک دیا جائے اس کی کیا وجوہات ہیں؟

جناب چیئرمین، جی لاہنسٹر صاحب۔

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: On his behalf Sir.

جناب چیئرمین، جی فرمائیے۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد اصغر، اس کا جواب اس وقت نہیں ہے میں معلوم کر کے پیش کروں گا۔

چوہدری شجاعت حسین، پھر میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ بھی اور دوسرے حصے کا جو

جواب نہیں دیا گیا کیا یہ دونوں چیزیں next rota day پہ starred question کے طور پر پیش کرنے کو تیار ہیں؟

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

بریگیڈئیر (ریٹائرڈ) محمد اصغر: جناب چیئرمین! ایسا کریں گے جی کیونکہ یہ بھی سوال اسی طرح سے ہے ذرا دیر سے ملا تھا۔ اس لئے اس کا جواب نہیں دے سکا۔

Mr. Chairman: On next rota day we will take it up.

جی جناب پروفیسر صاحب:

پروفیسر خورشید احمد: یہ سوال اس لئے بھی بہت اہم ہے کہ Interim Government کی transparency کی بڑی دھوم ہے تو ذرا تفصیل سے جواب آ جائے تا کہ معلوم ہو جائے کہ ان کے تین مہینے میں کیا کیا ہوا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ نیکسٹ جی ۱۲ ہو گیا ہے ۱۴ بھی ہو گیا ہے۔ جی--- گھنٹہ بھی ہو گیا ہے۔ جی ہو گیا ہے ٹائم۔

So that brings us to the end of Question Hour. The remaining answers and qusetions will be taken as read and placed on the table of the House. Yes, of course.

12. Transferred to the Communication Divisionn.

13. ***Dr. Muhammad Rehan:** Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether is is a fact that the posts of DSP, Veternary Officer, Agriculture Officer, Principal Appraser, Reserach and Statistical Officer have been up-graded from B-16 to 17 on different dates ;and

(b) whether it is also a fact that the post of Income Tax Officer (Promotee) having their same qualifications has not been up-graded from B-16 to 17, if so, its reasons, and the time by which it will be up-graded?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Information is being collected

form the concerned quarters and will be palced in the House on next rota day.

(b) As above.

14. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that encroachments have been made on the site allocated for children park near block Nos. 7 and 15 Cat. III G-10/2, if so, the steps taken by the government to remove these encroachments ?

Syed Iqbal Haider: The site was inspected and three car parking garrages have been found fabricated/constructed by the allottees of house adjacent to the children park. They have also planted flower and vegetables in the park by encroaching about 50' X 20' and 20'X 20' pieces of land. Notices have been served to tyhe concerned persons under the law to remove the same within 15 days. In case of non-compliance, legal action shall be taken againsst the defaulters beside removal of encroachments.

15. *Malik Muhammad Hayat: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government for the construction of mini-bridges for pedestrians near block Nos. 24 and 17-Cat. III, G-10/2, to link the said area with Bhatti Market, G-10/3 and Markaz G-10, respectively?

Syed Iqbal Haider: Yes.

16. *Prof. Khushid Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) the work done by the Commssion on Islamization of Economy established under the Enforcement of Shariat, Act 1991; and

(b) whether the Ministry received any interim or final report fromthe Commission, if so, the reasons of not laying it on the table of theHouse?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) The Commission for Islamization of Economy has prepared its first report on Banks and Financial Institutions.

(b) Yes. The Ministry has received the first report of the Commission regarding Banking and Financial Institutions. The report is under examination by the exports in order action for introducing reforms in the existing banking operations.

The report will be laid on the table of the House as soon as the evaluation is completed.

17. Transferred to the Ministry of Planning and Development.

18. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased state:

(a) the number of units privatised from January, 1991 to October, 1993;

(b) the number of units privatised between November, 1993 to 30April, 1994;

(c) the performance of the units privatised so far;

(d) the payments received upto October, 1993;

(e) the outstanding amounts against each of the sold units; and

(f) whether any bank guarantees have been encashed aginast defaulters for non-payment of their balance amounts ?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The information is being compiled and will be placed in the House in due course.

19. *Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state the expenditure incurred by

the privatisation commission the advertisement made in the various newspapers on the 9th April 1994, with the names of all national and regional newspapers to whom the advertisement was released?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The information is being compiled and will be placed in the House in due course.

20. Transferred to the Ministry of Petroleum and Natural Resources.

21. *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal underconsideration of the Government to allott residential plots in Islamabad to the Journalists ?

Syed Iqbal Haider: The Government has constituted a Committee to look into the possibility of developing housing schemes for various persons including Journalists.

22. *Sardar Bashir Ahmed Khan Tareen: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariate be pleased to state the names, designation and place of domicile of the persons recruited in B-1 to B-16 in the Prime Minister's Secretairat. Its attached departments and subordinate Offices during the period 1st June to 18th July, 1993?

Syed Iqbal Haider: Information are being collected---Reply will be sent later on.

23. *Mr. Muhammad Ajmal Khan Khatak: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to refer to starred question No.53 dated 24-8-93 and state:

(a) whether it is a fact that advance increments were allowed, with the approval of the Finance Division to Mr. Khalid Saeed Butt and Dr.

Ghulam Rasul, Director General and Director PNCA on up-gradation of their posts from B-20 to B-21 and B-19 to B-20 respectively and by office of the A.G.P.R., to Mr. S.R. Malik, Assistant Director M/o Local Government and Rural Develolpment, and Mr. A.R. Beg, Forest Botanist, Ministry of Food and Agriculture on up-gradation of their posts; and

(b) if reply to (a) above is in the affirmative the reasons as to why the benefit of premature increment is being denied in other similar cases?

Makhdoom Shahab-ud-Din: (a) Information is being collected from the concerned quarters and will be placed in the House on next rota day.

(b) As above.

24. ***Mr. Abdur Rahim Khan**: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to refer to Starred Question No. 53 replied on 24th August,1993 and state:

(a) whether it is a fact that grant of selection grade to an employee or grant of next scale to a driver is mere transfer from lower scale to higher scale and does not involve any change in duties and resposibilities;

(b) whether it is also a fact that the Private Secretaries (B-17) are being allowed premature increment on the grant of B-18 vide letter dated5-4-1993, although no change in the duties and responsibilities is invlolved;

(c) whether it is further fact that the Establishment Division vide their O.M. dated 6th March, 1993, has clarified that up-gradation of a post implies the abolition of existing post and creation of a new post in the higher grade; and

(d) if so, why the benefit of premature increment is being denied in case of appointment of an official to an up-graded post in a manner prescribed for appointment tothe post?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Information is being collected from the concerned quarters and will be placed in the House on next rota day.

25. * Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) to what extent Pakistan's vital trade interests have been protected in the recent GATT Agreement at Geneva ; and

(b) and to what extent Pakistan is going to ensure increased exports of its manufactured goods, particularly testiles, to developed countries adn protect the nacent industries of Paksitan from untoward competition from abroad?

Ch. Ahmed Mukhtar: (a) Pakistan's major problems in trade include quota restrictions on the export of cotton textile under Multifibre Arrangement (MFA) and barriers on the import of rice by certain countries, like Japan and Korea. The Final Act of Uruguay Round Addresses thesse problems. Intergration of textile sector into GATT System over a period of 10 years would eliminate quota trictions from Pakistan's textile indutry . Liberation of textiles and clothing sector and its gradual intergration into GATT System would enable Pakistan's textile indutry to specialise in sectors like yarn, fabrics and made ups in which it has comparative advantage over other countries. Opening of trade in services under the the agreement would facilitate technology transfer, better employment opportunities and increase in income on invisable items of export.

(b) Pakistan's export of textiles would increase through a gradual improvement in quotal allowed by the developed countries to the developing countries during 10 year phase out period. The export of textiles will get momentum after all the restrictions of quota under Multifibre Arrangement (MFA) are removed. Due care has also been taken to protect mascent industries

of Pakistan by not opening our market to such trade goods which may adversely affect these industries.

26. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that the Government has dissolved the Task Force on Central Asia, if so, its reasons?

Makhdoom Shahab-ud-Din: Yes, it is a fact that Government has dissolved the Task Force on Central Asia, the reasons are as under :-

(i) In order to promote economic and technical co-operation, Joint Ministerial Commission has been established with Kazakistan, Uzbekistan and Tajakistan. Establishment of Similar Commissions with Kyrghystan, Turkinistan and Azerbaijan has been approved by the Cabinet and draft Protocol have been sent to the Republics for their concurrence.

(ii) The Joint Ministerial Commissions provide a regular institutional arrangements for evaluating the implementation of its decisions and to consider proposals for further expending co-operation in various fields of economic endeavour. The Task Force on Central Asia apparently duplicates the institutional mechanism which already exsists for dealing with the matters relating to promotion of economic and technical co-operation between Pakistan and the Central Asian Republics and thus has been aboilshed.

27. *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Regulatory Department of Imports and Exports had been disbanded, if so, when and its reasons;

(b) whether it is also a fact that some 70 officers working in the Department have been become surplus; and

(c) whether it is further a fact that the buildings used by CCI and

E have remained vacant, while other Government offices like Cotton Board, Department of Insurance and trade Marks Registry are housed in hired premises?

Ch. Ahmed Mukhtar: The information is being compiled and will be supplied on the next rota day.

28. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that Pakistan Ordnance Factories, Wah Cantt, have not been making payment of Excise duty adn Sales Taxworth over Rs.1,000 Million per annum since August, 1991, if so, the steps taken by the government to recover these duties from POFs?

Makhdoom Shahab-ud-Din: It is not possible to collect the requisite information from the field formation due to shortage of time. The reply will be placed in the House on next rota day.

29. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister Incharge of the Prime Minister's Secretariat be pleased to state the number of officers and other employees working in the Prime Minister's Secretariat, Islamabad, with grade-wise and province-wise break up?

Syed Iqbal Haider: Information are being collected. Reply will be sent later on.

30. *Mr. M. Zafar: Will the Minister for Commerce be pleased to state:

(a) the number of State Life Insurance Zones in country;and

(b) the name, place of domicile, length of service and educational qualification of each Zonal Head?

Ch. Ahmed Mukhtar: Information is being collected and will be supplied on the next rota day.

30-A* Qazi Hussain Ahmed: Will the Minsiter Incharge of the Prime

Minister's Secretariat be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the caretaker Government of Dr. Moeen Qureshi had restructured the Intelligence Bureau with a view to depoliticising it; and

(b) whether it is a fact that the present Government is now changing that policy?

Syed Iqbal Haider: (a) No.

(b) No.

30-B * Mr. Sartaj Aziz: Will the Minister for Finance, Revenue and Economic Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that WAPDA had opened a special acount in 1991-92 in the National Bank of Pakistan to which proceed of the surcharges imposed on electricity tariffs in that and subsequent financial year were to becredited for payments on acount of electricity profits to Government of N.W.F.P, ifso, the total amount collected and credited to this account in the year 1991-92, 1992-93, and 93-94;

(b) the payments made to government of N.W.F.P. on acount of electricity profits for these three years ; and

(c) the reasons for any shortfall in payments due to the Government of N.W.F.P. in each of these three years?

Makhdoom Shahab-ud-Din: The WAPDA Authorities have been requested for the requisite information. The same will be placed in the Hoousse on next rota day.

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Mr. Chairman: In exercise of power conferred by Rule 14 of the Rules of Procedure and conduct of Business the following panel of Presiding

Officers will be as under:

(1) Chaudhary Mhuhammad Anwar Bhinder

(2) Mr. Imdad Ali Awan

(3) Malik Faridullah Khan.

Mr. Chairman: Next item is number 2-A condolence resolution .

OBITUARY

Malik Muhammad Qasim: I beg to move , Sir , this House expresses its profound grief and sorrow on the sad demise of ex-Senator Hassan A . Shaikh . The late Hasan A . Shaikh was a committed Muslim Leaguer and a prominent lawyer . He served as a Private Secretary to the Quaid-e-Azam and was also an election agent of Mader-e- Millat in 1964 Presidential Election . He was an MNA from 1962 to 1969 and he was elected as Senator from Sindh Province in 1985 and was re-elected in 1988 and retired on 20th March, 1994 on expiration of six years term . We pray to Almighty Allah to shower His blessings and rest his soul in peace and grant courage to the bereaved family to bear this irreparable loss with fortitude . A copy of this resolution may also be sent to the bereaved family.

پروفیسر خورشید احمد ۔ میں ادب سے عرض کروں گا کہ ہمارے رخصت ہونے والے بھائی حسن اے شیخ صاحب آل پاکستان مسلم لیگ کے صدر بھی رہے ہیں۔ وہ ان کی بڑی اہم پوزیشن تھی اسے آپ نے miss کیا۔ وہ مسلم لیگ کے مترجم تھے۔

Malik Muhammad Qasim: I was the General Secretary when he was the President of the Muslim League . Yes , I want to mention that he remained General Secretary of the Council Muslim League for a very long time . When Muslim League got united, he was the President of the Muslim League.

جناب احسان الحق پراچہ ۔ جناب چیئرمین ! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ مولانا کوثر نیازی

بھی اس معزز ہاؤس کے ممبر تھے ---

جناب چیئرمین، وہ بھی آ رہی ہے۔

I take this that this has the approval of the House O.K., this stands approved.

Malik Muhammad Qasim: This House expresses its profound grief and sorrow over the sad demise of ex-Senator Moulana Kausar Niazi . Late Moulana Kausar Niazi was a renowned religious scholar, speaker, writer, poet and intellectual of eminence who served Pakistan in various capacities such as Federal Minister, Senator and lately as Chairman of the Council of Islamic Ideology with great distinction. He was the auther of a number of books. We pray to Almighty Allah to shower His choicest blessings on him and rest his soul in peace. May Allah grant courage and fortitude to the bereaved family to bear this irreparable loss. A copy of this resolution may also be sent to the bereaved family.

Mr. Chairman: This is also approved by the House.

Jam Kararuddin: I would like that this House should also offer Fateha on death of world renowned scientist Dr. Saleemuzzaman Siddiqui, who had made a valuable contribution in the realm of science .

راجہ محمد ظفر الحق، سید قدوس شیرازی وفات پا گئے ہیں، ان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

جناب چیئرمین، دعا فرماتے ہیں۔

سردار مہتاب احمد خان عباسی، جناب چیئرمین ! ڈاکٹر ریحان صاحب کا جواں سال بھتیجا بھی وفات پا گیا ہے ان کے لئے بھی فاتحہ پڑھیں۔

جناب چیئرمین، حافظ صاحب، دعا فرمائیں۔وہ تو بالکل جواں موت ہے۔ دعا فرمائیں۔

(حافظ حسین احمد نے دعا فرمائی)

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Chairman: Next, leave applications

جناب محمد اجمل خان خٹک نے چند نا گزیر وجوہات کی بناپر ایوان سے مورخہ ۲ تا ۵ مئی تک کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت کی درخواست منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب شیخ ظریف خان مندوخیل صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲ تا ۱۱ مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ، جناب سیف اللہ خان پراچہ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲ تا ۶ مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی۔)

جناب چیئرمین ، جناب قاضی حسین احمد صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب سرتاج عزیز ، ایک ریزولیوشن مین نے ساؤتھ افریقہ کے الیکشن اور نیلسن منڈیلا کی کامیابی کے لیے submit کیا ہے اس کی ٹائمنگ ایسی ہے اگر سینٹ اسے آج adopt کر سکے۔ تو بہتر ہوگا اور رول 120 relax کر سکیں۔ اور ہاؤس ایگری کرے۔ تو I would like to move the motion

جناب چیئرمین، لاہنسٹر صاحب آپ نے دیکھی ہے یہ۔

سید اقبال حیدر ، جناب چیئرمین! یہ ریزولیوشن ہماری طرف سے آرہا ہے اس میں صرف یہ تھا۔ ابھی تک ساؤتھ افریقہ کے انتخابات کا حتمی رزلٹ آجانے تو ہم اس کے ساتھ مبارک باد کا ریزولیوشن اسی میں ملا دیں ۔ اسی لیے ہم چاہ رہے تھے ایک دن کی تاخیر سے کوئی حرج نہیں ہوگا۔ اسے پرسوں پر defer کرتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز، رزلٹ آچکا ہے۔

سید اقبال حیدر ، رزلٹ ابھی آ رہے ہیں۔ ابھی مکمل نہیں ہونے صرف اس وجہ سے ہم چاہ رہے ہیں۔ ہم مشترکہ طور پر فارن منسٹر اس کے اوپر ریزولیوشن لارہے ہیں۔ اور پرسوں لے آئیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد:۔ جناب چیئرمین! یہ مسئلہ اس پہلو سے بڑا اہم ہے کہ ساؤتھ افریقہ میں ایک بڑی اہم مسلم کمیونٹی ہے ان کے پاکستان سے بڑے گہرے تعلقات ہیں اور وہ لوگ چھ مہینے سے اس امر کے اوپر بڑے پریشان ہیں کہ جب سارے حالات سیٹ ہو گئے تھے۔ ہندوستان نے تسلیم بھی کر لیا۔ لیکن ہم نے انتخابات کا انتظار کیاتو اب میرے خیال سے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ اور آج ہی ہمیں یہ ریزولیوشن موو کرنا چاہیے۔ ہم سرتاج عزیز صاحب کی تائید کرتے ہیں۔

Mr. Chairman: Have a look at this Resolution and if you feel that you can also sponsor or co-sponsor with the Resolution. May be it can be a Resolution of the entire House.

Sardar Asseff Ahmad Ali: Sir, if you allow me to satisfy the honourbale Senator on this matter. Today, a representative of Dr. Nelson Mandela called on me and we had a bilateral meeting with him. He informed me that the results are still being compiled, and it will take at least one or two more days before the results are compiled. So, if the Senator agrees, let us wait for another day also.

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! انڈین پارلیمنٹ نے کل اپنا ریزولیوشن مشترکہ طور پر adopt کیا ہے۔ اور اس میں جہاں تک ریزولیوشن کی language ہے یہ دیکھ لیں اس میں ہم یہ نہیں لکھ رہے کہ اتنے فیصد سے کامیاب ہوا۔

جناب چیئرمین: اصولی طور پر I would not like to disturb the agenda unless there is agreement between the two.

جناب سرتاج عزیز: یہ ریزولیوشن دیکھ لیں۔ اگر انہیں اس کی language پر اعتراض نہ ہو تو آج مغرب کے بعد اسے adopt کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اگر آج کارروائی کے دوران کسی وقت بھی فارن منسٹر صاحب کہیں مجھے منظور ہے۔ I will take it up but I would not like to take it up unless there is agreement between the two sides of the House. آپ ان کو دے دیں۔ and let him examine it. If at any time, during the day's proceedings you inform me that there

is consensus on this, we will take it up.Now we come to the adjournment motion. Adjournment motion No.4.

PRIVILEGE MOTIONS

جناب سرتاج عزیز، جناب چیئرمین! ایڈجرن منٹ موشن سے پہلے میری ایک پریولیج موشن صوبہ سرحد کی صورت حال پر ہے اور آپ مانتے ہیں کہ کتنا اہم مسئلہ ہے خاص طور پر سینٹ کے لئے ۔ کیونکہ وہاں پر جو کچھ ہوا ہے بہت سیریس نوعیت کا ہے تو میں تجویز کروں گا ۔ کہ وہ پریولیج موشن جو ہے وہ آج ٹیک اپ کی جائے ۔

Mr.Chairman: You want to take it up out of turn.

جناب سرتاج عزیز، آج کوئی اور پریولیج موشن نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین، کیوں جی لاءمنسٹر صاحب۔

سید اقبال حیدر ، ہمیں تو اس کا نوٹس نہیں ہے ۔ لیکن صوبہ سرحد کی صورت حال کے اوپر پریولیج موشن کس طرح سے بنتی ہے ۔ وہ تو ۔۔

جناب چیئرمین، وہ تو علیحدہ بات ہے ۔

سید اقبال حیدر ، ہمیں تو نوٹس ہے نہیں ۔ ان سے بات کرلیں ۔ سر بہتر ہوگا کل ایک میٹنگ ہوجائے کسی وقت حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے اراکین کے درمیان میں اور تمام معاملات کے اوپر جن جن پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

جناب محمد طارق چوہدری، جناب چیئرمین! ایم کیو ایم کے سینیٹرز کی گرفتاری کے اوپر میری بھی ایک پریولیج موشن ہے ۔ ظاہر ہے ایڈجرن منٹ موشنز سے پہلے پریولیج موشن آتے ہیں ۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں میں بات وہی کر رہا تھا کہ آج کے ایجنڈے پر وہ نہیں ہے اس کو ابھی میں نے دیکھا بھی نہیں ہے ابھی پراسس نہیں ہوا ہے ۔ تو اگر آپس میں آپ کا ایگری منٹ ہے پھر اور بات ہے اگر نہیں ہے تو پھر میں کوشش یہی کروں گا کہ ایجنڈے کے مطابق کارروائی کو چلایا جائے ۔

سردار یعقوب خان ناصر، جناب چیئرمین! میں نے بھی ایک پرویلج موشن move کی ہے جو پی ٹی وی اتھارٹی کے خلاف ہے ۔ انہوں نے اس ہاؤس کے ایک منتخب چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین

کی مزار قائد پر حاضری کو کوریج نہیں دی ۔ جبکہ دوسری طرف وہ ہر قسم کے معمولی سے واقعہ کو بھی لاتے ہیں۔

جناب چیئرمین ، چلیں اس کو بھی مناسب وقت پر جب انفارمیشن منسٹر ہوں گے پھر اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب یعقوب خان ناصر ، میرے خیال میں یہ بہت اہم واقعہ ہے میرا تو خیال تھا کہ آج کے ایجنڈے پر ضرور آئے گا۔ یہ جناب پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب چیئرمین ، بہرحال وہ انفارمیشن منسٹر ہوں گے ۔ تو پھر ان کی موجودگی میں ٹیک اپ کریں گے۔

جناب سرتاج عزیز ، جناب مجھے کم از کم پریولیج موشن یہ پیش کرنے کی اجازت دی جائے پھر اس کے بعد آپ----

جناب چیئرمین ، میرے خیال میں ۔ اس کو ابھی ہم نے دفتر میں بھی processنہیں کیا ہے۔

جناب سرتاج عزیز ، جب کہ وہ یہ کہہ رہے ہیں ہم item کو ویسے take up کریں گے۔

Mr. Chairman: You see the point is if, let us say, there is agreement, that is a different matter but if there is no agreement then I would like to, normally, take up matters which are on the agenda. I would not have the opportunity to examine this from the technical side. So, I will take it up in due course tomorrow and then we will see what happens.

آج ایجنڈے پر نہیں ہے ۔ آج ایجنڈے پر ایک ہی پریولج موشن ہے وہ غالباً اشتیاق اظہر صاحب کی جانب سے ہے۔

normally we have about one or two on the agenda everyday. Today we don't have it but we will see if we can take it up tomorrow.

جناب سرتاج عزیز، یا تو پھر assurance دی جائے that this will be taken at

the next meeting.

جناب چیئرمین، Assurance میں تو نہیں دے سکتا۔

Normally the Chairman does not give assurances.

سید اقبال حیدر ، ہم آپس میں بیٹھ کر طے کرلیں گے۔

جناب چیئرمین ، آپ اپنا کام کریں میں اپنا کام کروں گا ۔ جی باری باری ۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، جناب والا! میرا بھی صوبہ سرحد کے حوالے سے سیاسی صورتحال جس طرح وہاں پر آئین کا جھٹکا ہوا ہے اور صوبہ سرحد کی حکومت پر قبضہ کیا ہے اور جس میں اس کے اعلان سے ایک دن قبل جو میٹنگ ہوئی تھی جس میں -----

جناب چیئرمین ، تو آپ نے موشن دے دی ہے ۔

ڈاکٹر محمد ریحان ، جناب میں نے پریولج موشن دی ہے۔

جناب چیئرمین ، ٹھیک اس کو بھی examine کرلیں گے we will see it

پروفیسر خورشید احمد ، جناب چیئرمین! مقصد چونکہ اصولی ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ آپ ذرا رول 60 ,61 کو دیکھ لیں اس لئے privilege motion میں میں نے پہلے بھی یہ بات کہی تھی کہ privilege motion اور adjournment motion میں فرق یہ ہے کہ adjournment motion کے لئے حکومت کے نمائندے کے تعاون یا انکار کی ضرورت ہوتی ہے privilege motion میں اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ privilege motion میں صرف چیئرمین کی permission چاہئیے ------

جناب چیئرمین ، میں اسی چیئرمین کے consent کی بات کررہا ہوں ۔ کہ وہ discretion ہوتا ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد ، یہی مسئلہ اہم ہے اور آج اس سے پہلے سرتاج صاحب نے move کردیا ہے ۔ اور maximum یعنی دو گھنٹے اگر مل جائیں آپ کو تو privilege motion لے آئیں آپ ۔

جناب چیئرمین ، پروفیسر صاحب اس میں یہ ہوتا ہے کہ جب discretion ہوتی ہے

there are so many things to be taken into account. As I have said I can take it up tomorrow because today I have not yet had the opportunity to examine it and it is not a matter which, if it is taken up tomorrow, will become infructuous.

پروفیسر خورشید احمد ، اشتیاق اظہر صاحب کا معاملہ important ہے ایک سینٹر گرفتار کیا گیا ہے۔ اور اس کو urgency ملنی چاہئیے تھی۔

جناب چیئر مین ، نہیں ان کی طرف سے آج آیا ہوا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد ، اس کو بھی آپ نہیں لے آئے ہیں۔

جناب چیئر مین ، نہیں وہ آیا ہوا ہے ۔ ان کی جانب سے ایک ہے privilege motion اشتیاق اظہر صاحب کا۔

پروفیسر خورشید احمد ، ایڈجرنمنٹ سے پہلے چاہئیے کہ آپ ان کا privilege motion لے آئیں۔ اگر وہ نہیں بھی ہیں۔

جناب چیئر مین ، وہ ہیں نہیں ہیں جی it is by Ishtiaq Azhar Sahib himself, he is not present.

پروفیسر خورشید احمد ، ان کی جانب سے ہم اٹھا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین ، جی۔

پروفیسر خورشید احمد ، ہم اسے اٹھا رہے ہیں کہ یہاں پر تین سینٹروں کو لایا کیوں نہیں گیا۔

جناب چیئر مین ، تو یہ examine کرلیں ۔ اگر پریولج موشن ایک ممبر دے اور دوسرا اس کو اٹھالے۔

پروفیسر خورشید احمد ، میں بھی اور دوسرے بھی اٹھا رہے ہیں۔

جناب چیئر مین، یہ دیکھ لیں کیونکہ ابھی تک آپ زبانی اٹھا رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد، جی ہاں۔

جناب چیئرمین ، کیونکہ جب ایک تحریری چیز آگئی ہے تو can it be supplemented by an oral motion? دیکھ لیں۔

پروفیسر خورشید احمد، چونکہ وہ physically موجود نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، بہر حال وہ already ہے اور------

پروفیسر خورشید احمد، جناب ایک سینیٹر غائب ہونا یہاں سے اور اس نے غائب ہونا----

جناب چیئرمین ، جہاں تک اشتیاق اظہر صاحب کا تعلق ہے I have already taken it up with the Sindh Provincial Government.

Prof. Khurshid Ahmed: Is the Government prepared to make any statement on that?

Mr. Chairman: The Government is not involved in it at this stage. I have taken it up at my level with the Chief Minister of Sindh and I will only call upon the Federal Government if I need their assistance. So far I am in touch with them on this matter.

جناب شہزاد گل ، جناب عالی ! سرحد کے معاملے میں میں نے بھی تین adjournment motions دی ہیں ۔ اب بات یہ ہوگئی کہ تحریک استحقاق سرتاج عزیز صاحب کی تھی وہ آپ نے دیکھی نہیں ہے ۔ اور پھر scrutiny کے بعد آپ اس پر اجازت دیں گے لیکن میری تین adjournment motions ہیں ایک سپیکر کے متعلق جس کو معطل کیا گیا تھا ایک یعنی defective Chief Minister وہاں پر زبردستی بٹھایا گیا ہے ۔ ایک صوبائی اسمبلی کی معطلی اور صابر شاہ کی حکومت کی suspension کے متعلق علیحدہ علیحدہ ہیں اب لاءمنسٹر صاحب تشریف فرما ہیں اگر وہ یہ understanding دیتے ہیں کہ اس پر ہاؤس میں مکمل بحث کی اجازت ہوگی adjournment motion کے سلسلے میں یا privilege motion کے سلسلے میں ۔ میں نے ۱۹۴ کے تحت بھی motion دی ہے ۔ ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں کہ سرحد کے معاملے پر بحث ہوگی تاکہ سارے ممبران کو موقع مل سکے۔

جناب چیئرمین، شہزادگل صاحب آپ جانتے ہیں کہ تحریک التوا تو اپنی باری پر آتی ہے اور

جو وقت اس کا وقت ہو گا وہ آجائے گی۔ تحریک استحقاق جو آئی ہوئی ہے اس کو میں ایگزامن کروں گا۔

جناب شہزاد گل، تحریک استحقاق بھی سرحد کے متعلق تھی۔

جناب چیئرمین، صحیح ہے جب اس کو ٹیک اپ کریں گے تو آپ کی تجویز پر بھی غور کریں گے کہ سارے معاملے کو لے لیں We will take it up جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ، جناب والا ! سرحد حکومت کے بارے میں جو proclamation ہوا اور پھر اس کے بعد ۲۳ اپریل کو اس proclamation میں کچھ modification ہوئی اس کے بعد جو حالات پیدا ہوگئے ہیں اور جو غیرآئینی غیرقانونی situation پیدا ہوگئی ہے ہمارا فیڈریشن سسٹم ہے اور سینٹ بالخصوص فیڈریشن کی نمائندگی کر رہی ہے ایک صوبے کی صوبائی خودمختاری کے خلاف ایک غیرآئینی عمل ہوا ہے اس کے بارے میں ہم نے تحریک التوا پیش کی ہے ' ابھی یہ تحریک استحقاق کی بات بھی ہو رہی ہے میں نے یہاں رول ۲۳۶ کے تحت اس کو out of turn لینے کے لئے کہا آپ نے فرمایا کہ یہ لی جائے گی ہم سمجھتے ہیں کہ اس کو ایک ہی جگہ کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین، کل یہ تحریک استحقاق آجائے گی۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب والا! ہم کہتے ہیں کہ آج ہو اور ابھی ہو۔

جناب چیئرمین ، نہیں آج یہ ممکن نہیں ہے آج ایجنڈے پر نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ، جناب والا ! اس سے زیادہ اہم اور خطرناک situationہمارے ملک میں نہیں ہے جبکہ پارلیمنٹ-----

جناب چیئرمین ، یہ مجھے ڈھائی بجے موصول ہوا ہے اور اس کو ایگزامن کرکے انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ نارمل طریقے سے کل اسے ایجنڈے پر لے آئیں جب ایجنڈے پر آجائے گی تو آپ کی جو بقیہ تجاویز ہیں کہ جی تحاریک التوا کے ساتھ اکٹھی ہو جائیں وہ تو اگر بحث ہوتی ہے تو ویسے بھی infructuous ہو جاتی ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ، ہم کہہ رہے ہیں کہ یہ سب ملا کر ابھی ----

جناب چیئرمین ، آج مناسب نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل ، وزیر قانون صاحب کہہ رہے ہیں کہ بعد میں بات کریں گے۔

جناب چیئرمین ، وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ business کے بارے میں generally آپس میں مفاہمت کر کے بزنس کو چلایا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل :جناب والا! ہم یہ سمجھتے ہیں ، اس وقت ہمارے ملک میں بہت سے مسائل ہیں لیکن یہ بڑا مسئلہ اہم ہے جس میں ملک کو خطرناک صورتحال کا سامنا ہے ایسے حالات میں جناب والا! اس سے زیادہ آج کے لیے ---

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے ---

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل :جناب والا ! میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ آج کے دن اس پر بحث ہو۔

جناب چیئرمین : آپ کی بات پر غور کریں گےفی الحال آپ تشریف رکھیں تاکہ میں باقی ٹیک اپ کروں لیکن

First of all I would like to welcome on behalf of Senate the Minister for Law Justice and Parliamentary Affairs of the Kingdom of Nepal and his delegation who are present in the official gallery. Now, I will take up adjournment motion No. 4 Syed Muhammad Fazal Agha Sahib.

ADJOURNMENT MOTIONS

i) Re: DROPPING KHUZDAR GWADAR MOTOR WAY PROJECT

Syed Muhammad Fazal Agha: I move that the House the may take up this matter of urgent national importance and of recent occurence. It has been reported that the Government has dropped the project of Shahdad kot Khuzdar and Gwadar Motor Way. It has caused a lot of alarm in the minds of public in general and residents of Baluchistan in particular .

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Ghulam Akbar Lasi: Yes it is opposed.

جناب چیئرمین ، آپ ذرا مختصرا" فرمائیں سید محمد فضل آغاصاحب - How it is admissible

سید محمد فضل آغا ، جناب والا ! گزارش یہ ہے کہ پچھلی حکومت کے وزیر مواصلات نے حکومت بلوچستان اور یہاں کے لوگوں کو یقین دہانی کرائی تھی کہ ساڑھے سات بلین سے شہداد کوٹ ، خضدار اور گوادر موٹر وے بنایا جا رہا ہے اور اس کی feasibility and paper work سارا مکمل ہو گیا ہے اور جیسا کہ آپ کو پتہ ہے کہ پچھلے ۴۷ سال سے بلوچستان under developed اور پسماندہ رہا ہے وہاں کے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ چلیں کم از کم کچھ تو پچھلی حکومت نے اس طرف توجہ دی ہے لیکن اس حکومت کے آتے ہی نہ صرف شہداد کوٹ خضدار ہائی وے بلکہ گوادر sea port اور اس قسم کے اور بھی جو ہمارے major projects ہیں انہوں نے سارے ڈمپ کر دیئے ہیں جس میں سینڈک کا پروجیکٹ بھی شامل ہے خضدار انجینئرنگ کالج بھی شامل ہے بولان میڈیکل کالج بھی شامل ہے اور اس قسم کے اور میجر پروجیکٹس جو پچھلی حکومت نے initiate کئے تھے بلوچستان کی پسماندگی اور وہاں کے لوگوں کے ' احساس محرومی کو دور کرنے کے لیے جتنے بھی projects initiate ہوئے تھے وہاں کے لوگوں کے sense of deprivation یعنی احساس محرومی کو دور کرنے کے لئے جتنے بھی projects initiate ہوئے تھے وہ انہوں نے معلوم ہوتا ہے کہ سارے drop کر دیئے ہیں اور میں صرف ایک ممبر کی حیثیت سے نہیں بلکہ Chairman Assurances Committee کی حیثیت سے بھی آپ سے عرض کر رہا ہوں اور وزیر صاحب کو مطلع کر رہا ہوں کہ ہم نے یہ سارے issues اپنی کمیٹی میں take up کئے تھے اور وہاں مختلف Ministries سے بسا اوقات مختلف جوابات ملتے ہیں اور ultimately result یہی ہوا ہے کہ چونکہ deep sea port بھی یہ drop کر رہے ہیں اس کے برعکس انہوں نے ایک جرمن فرم سے feasibility workout کرنے کے لئے شاید ٹھٹھہ کی site پر ایک دوسرا sea port یہ بنوانا چاہتے ہیں جس کی وجہ سے گوادر sea port کو یہ drop ،کر رہے ہیں اور چونکہ گوادر sea port کو drop کر رہے ہیں تو انہوں نے اس کی plea یہی لی ہے کہ اب وہ موٹر وے جو گوادر سے خضدار اور خضدار سے شہداد کوٹ اور لاڑکانہ بننا تھا وہ بھی انہوں نے drop کر دیا ہے لیکن یہاں پر یہ بھی عرض کر دینا بہت ضروری ہے کہ شہداد کوٹ لاڑکانہ کے درمیان جو سیکشن ہے وہ انہوں نے intact رکھا ہے ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ urgent occurrence کا matter بھی ہے اور جیسے عبدالرحیم صاحب نے فرمایا اور Constitution میں بھی ہے کہ یہ Federating Units کا ایک نمائندہ ہاؤس ہے اور یہاں جب ہم آتے ہیں تو ہم اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے بجا طور پر اپنی آواز ہمیں بلند کرنا چاہیئے اور ہم کرتے ہیں۔ تو اگر ہماری یہ ساری projects drop کر دی جائیں بلوچستان جیسے آپ کو معلوم ہے اور اس ہاؤس میں کسی بھی معزز رکن سے یہ چھپی ہوئی بات نہیں ہے 47 سال سے نظر انداز ہوا ہے اور اب پچھلی گورنمنٹ نے بڑی مشکل سے تین چار projects initiate کئے تھے اور اس گورنمنٹ نے آتے ہی جن کا یہ

دعویٰ بھی ہے کہ پسماندہ علاقوں کی اور غریب لوگوں کی حالت کی بہتری کے لئے یہ خاطر خواہ اقدامات بھی اٹھا رہے ہیں لیکن اس کے برعکس انہوں نے ایک ارب روپے سینڈک project پر کٹ لگایا ہے جس پر میری دوسری adjournment motion آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین: اس پر بعد میں بات کریں گے۔

سید محمد فضل آغا: وہی میں عرض کر رہا ہوں میں اپنی بات پر اس لئے زور دے رہا ہوں کہ ہمارے ہاں جتنے بھی projects ہیں اب انہوں نے کرک۔ خضدار transmission line تھی واپڈا کی وہ بھی drop کر دی ہے۔ کندکوٹ سے لورالائی اور کوئٹہ آنے والی ایک اور 132میگاواٹ واپڈا کی جو transmission line تھی وہ بھی drop کر دی۔ میری گزارش یہ ہے کہ بلوچستان میں جتنے بھی major projects تھے چاہے واپڈا کے تھے Communications Sector میں تھے وہ سارے انہوں نے drop کر دیئے ہیں۔ تو یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے اور بلوچستان کے لوگوں میں بڑی resentment پائی جاتی ہے وہاں political parties میں بھی اور general public میں بھی اور میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس میں آ کر اگر اپنی آواز بلند نہ کریں اور باقی تینوں صوبوں کے بھائی جو ہماری ساری پسماندگی سے بخوبی واقف ہیں وہ ہمارے اس درد میں ہمارا ساتھ نہ دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ حالات federation کو unite رکھنے کے لئے اور پچھلی 47سال کی غلط فہمیاں دور کرنے کی بجائے اس juncture پر یہ ایک غلط فہمی مزید بڑھا سکتی ہے اور اس کے political repercussions بہت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ گورنمنٹ اس پہ اپنی پوری پالیسی واضح کر دے اور دو ٹوک الفاظ میں بتائے موثر وے انہوں نے اگر drop کی ہے تو کیوں کی ہے اور اگر نہیں کی ہے تو اس پر تفصیلی جواب دے دیں اور اگر انہوں نے drop کئے ہیں تو میری گزارش یہ ہو گی کہ اس کو پھر adjournment motion کو admit کیا جائے اور اس پر مکمل بحث ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی جناب غلام اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی: جناب چیئرمین! میں صرف اس وجہ سے اس adjournment motion کو اپوز کر رہا ہوں کہ میرے خیال میں کہ یہ موشن ہمارے فاضل ممبر نے غلط فہمی کی بنیاد پر پیش کی ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ جو project ہے یہ بالکل drop نہیں ہوا ہے بلکہ اس کے کچھ سیکشنز جو ہیں اس پر تو FWO اور کسی Chinese firm کے ساتھ agreement تک ہو گئے ہیں اور کام start ہو گیا ہے میں اپنے فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت پاکستان بلوچستان کی ترقی میں

خصوصی دلچسپی لے رہی ہے اور کوئی بھی project جو بلوچستان میں بنا ہے کسی project کو ہم نے drop نہیں کیا ہے بلکہ ہم تو مزید coastal road جو کہ اورماڑہ سے گوادر تک جا رہا ہے ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور ہم اس روڈ کو بنانے کا پروگرام بنایا ہے۔ ابھی ہماری Prime Minister صاحبہ باہر گئی تھیں (اومان) وہاں بھی ہمارے agenda پر یہ بات تھی کہ ہم گوادر district کو زیادہ سے زیادہ develop کریں اور میں اپنے فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں میری طرف سے، حکومت پاکستان کی طرف سے یہ assurance دیتا ہوں کہ یہ جو شہداد کوٹ خضدار گوادر جو موٹر وے ہے وہ انشاء اللہ ضرور بنے گی چاہے اس کے لئے ہمیں کہیں سے بھی funds لانے پڑیں اور یہ اپنے وقت پر بنے گی اور اس کو ہم مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔ میں نے سن لی انہوں نے پچھلے 15 سال سے جو USAID coastal roads سے بن رہی ہیں وہ بھی بیچ میں گھسیٹ کر اپنے credit میں لے جانا چاہا اور میں جو پہلے mention کرچکا ہوں انہوں نے وہ بھی بات دہرا دی کہ کچھ سیکشنز پر ہم کام کر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے عرض تو کر دیا کہ جو سیکشنز سندھ میں fall کرتا ہے شہداد کوٹ اور لاڑکانہ کے درمیان اس پہ تو وہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارا رونا یہ ہے کہ جی بلوچستان والے سیکشن شہداد کوٹ سے خضدار۔ خضدار سے گوادر سیکشن کے متعلق یہ specific بات کریں۔ باقی ہمدردیاں تو ان کی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ ہاؤس میں specific assurance دلائیں کیوں کہ یہ خود کہہ رہے ہیں کہ feasibility ہو گئی ہے۔ نقشے بن گئے ہیں۔ کچھ فرموں کے agreement پر دستخط ہو گئے ہیں۔ اب اس پراجیکٹ کو take up ہونا تھا۔ لیکن اس پراجیکٹ کو انھوں نے take up نہیں کیا اور نہ یہ بنے گا۔ اب ہمارے ہاں چیئرمین صاحب! اڑھائی۔ تین سال سے زیادہ کسی کی حکومت چل ہی نہیں سکتی ہے اور پچھلے چھ مہینے یا سات مہینے میں جو ہوا میں کوئی زیادہ عرض نہیں کرنا چاہتا ہوں وہ بھی ان کے سامنے ہے۔ اگر وہ پچھلے پراجیکٹ کا کریڈٹ لینا چاہیں گے تو وہ غلط ہے۔ سوال یہ ہے کہ انھوں نے یہ پراجیکٹ اسوقت stop کیا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔ اور اگر یہ ٹیک اپ کر رہے ہیں تو within what specific period

جناب چیئرمین: وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے stop نہیں کیا۔ لیکن آپ کہہ رہے ہیں کہ specific assurance چاہئے کہ بلوچستان کے جو سیکشن ہیں ان کو بنایا جائے گا۔

سید محمد فضل آغا: اس پر کب کام شروع کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی جناب اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی، میرے معزز ممبر اس بات پر اتفاق کریں گے کہ بلوچستان کی ترقی میں پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کی اگر تاریخ دیکھی جائے تو آج آپ کا بولان میڈیکل کالج کس نے بنایا۔

جناب چیئرمین، جی بولان کو چھوڑیں اس کی بات کریں۔

جناب غلام اکبر لاسی، بلوچستان یونیورسٹی کس نے بنائی ۔ پیپلز پارٹی نے ۔ آج بھی خضدار شہداد کوٹ روڈ کا ایک agreement ہے آپ اگر چاہیں تو ہم آپ کو اس کی کاپی provide کریں گے ۔ تو میں اس کی assurance دے رہا ہوں ۔

سید محمد فضل آغا، Asssurance کا کیا مطلب ہے ؟

جناب چیئرمین،۔ کچھ بتا سکیں گے کہ کب شروع ہو گا؟

جناب غلام اکبر لاسی، ۱۹۹۵ تک یہ پراجیکٹ complete ہو جائے گا۔

سید محمد فضل آغا، ۱۹۹۵ تک یہ شروع کریں گے تو ۱۹۹۵ تک انشاء اللہ یہ رہیں گے بھی نہیں تو کب شروع کریں گے۔

جناب غلام اکبر لاسی، ہم انشاء اللہ اپنی ٹرم پوری کریں گے۔

سیدمحمد فضل آغا، میں ان کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں ۔ میں گزارش کروں گا آپ سے کہ Adjourment Motion بحث کیلئے admit کی جائے ۔

جناب چیئرمین؛ نہیں وہ factually deny کر رہے ہیں ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ کام ہو رہا ہے۔

سید محمد فضل آغا، کام نہیں ہو رہا جی۔

جناب چیئرمین، لیکن میں اب کس کی بات مانوں ۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ کام ہو رہا ہے۔

سید محمد فضل آغا، تو آپ اس کو کمیٹی میں بھجوا دیں۔ کام نہیں ہو رہا جی ۔وہ بتائیں جی کس سیکشن میں کام ہو رہا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی، جناب ہم نے کہا کہ شہداد خضدار سیکشن میں کام ہو رہا ہے اس کا ۳۵ کلومیٹر کا چائینیز فرم کے ساتھ agreement ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین، بلوچستان کا جو سیکشن ہے اس پر کام ہو رہا ہے یا نہیں یہ پوچھ رہے ہیں
ناں۔

جناب غلام اکبر لاسی، جب agreement ہو گیا تو وہ کام شروع کریں گے FWO کے ساتھ agreement ہو گیا ہے انھوں نے کام شروع کر دیا ہے ۔ ان کی مشینری چلی گئی ہے ۔ انھوں نے وہاں لوگ رکھے ہوئے ہیں ۔ میں ایک دفعہ دوبارہ اپنے ممبر صاحب سے درخواست کروں گا کہ ذرا وہاں چلے جائیں ہو سکتا ہے بہت عرصہ پہلے گئے ہوں۔

جناب چیئرمین، تو آپ یہ فرما رہے ہیں کہ agreement ہو گیا ہے۔ کام شروع ہونے والا ہے اور یہ کام ۱۹۹۵ کو شروع ہو گا یا ختم ہو گا؟

جناب محمد اکبر لاسی، یہ ختم ہو گا۔ agreement کی جو مدت ہے اسی میں انشاء اللہ ختم ہو گا۔

سید محمد فضل آغا، اگر لاسی صاحب فرماتے ہیں۔ بڑے معزز ہیں ۔ میرے ذاتی دوست بھی ہیں۔ اور یہ چونکہ بلوچستان کے رہنے والے ہیں اور گوادر ان کی constituency بھی ہے ۔ مجھے بڑا دکھ ہے کہ ان کے تو میں فائدے کی بات کر رہا ہوں۔ اگر یہ کہہ رہے ہیں کہ مشینری چلی گئی ہے اور کام شروع ہوا تو اس ہاؤس کے سامنے date رکھیں ۔ آج سے بیشک ایک مہینے کے بعد کی date رکھ لیں اور ہمارے ساتھ joint inspection کریں اور پھر اس ہاؤس کو رپورٹ کریں۔

جناب چیئرمین، ٹھیک ہے منظور ہے ۔ آپ چیئرمین Assurances Committee ہیں آپ اس کو خود take up کر سکتے ہیں۔

For the time being in the light of the statement of the Minister I have no option but to say that taking his statement into account he is saying that factually this allegation that the High Way is not being constructed that is not correct.

منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ جی ہم نے اس پر agreement کر لیا ہے کام شروع ہو جائے گا اور ۱۹۹۵ تک بن جائے گا۔ اگر ان کی بات غلط ہے تو آپ اس کو Assurances Committee میں take up کر لیں۔ ٹھیک ہے۔

سید محمد فضل آغا، صحیح ہے ۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین، یہ سارا کچھ اتنی کوئی چھوٹی چیز نہیں ہے کہ یہ جیب میں چلی جائے یہ تو

وہاں ہو گی۔ اگر نہیں ہو گی تو نہیں ہو گی۔

سید محمد فضل آغا. میں آپ کے نوٹس میں ایک اور بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں چونکہ Assurances Committee کی بات ہوئی۔ یہ دو inspections ہم نے پچھلے دو ادوار میں رکھوائے تھے لیکن معزز منسٹرز صاحبان نے بولان کا اور خضدار کا inspection ہمارے ساتھ ابھی تک نہیں کیا۔ وہ بھی انھوں نے agree کیا تھا Assurrances Committee میں۔ میں نےگزارش پہلے بھی کی تھی کہ آپ مہربانی کریں Committee کا جو Constitutional role ہے اور privileges کا جو protectionہےاس کو خاطر خواہ طریقے پر ہونا چاہئیے۔

جناب چیئرمین. دیکھیں ناں اگر کوئی assurance انھوں نے دی ہے اور وہ انھوں نے پوری نہیں کی تو آپ کا فرض ہے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں take up کر کے ہاؤس میں رپورٹ لائیں۔

You bring it before the House and then the House will take it up.

Syed Fazal Agha: OK Sir.

ii) Re: ALLEGED ECONOMY CUT APPLIED ON THE SANDAK PROJECT

Mr. Chairman: Next is Adjournment Motion No.5, Syed Fazal Agha Sahib.

Syed Muhammad Fazal Agha: I move that this House may take up this matter of recent occurrence and of urgent national imortance, namely- the Government has applied 26% economy cut on the SANDAK Project. This is a very serious issue in view of the importance of the SANDAK Project keeping the national interest in view.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: It is being opposed.

Mr. Chairman: Yes , Fazal Agha Sahib.

سید محمد فضل آغا. جی وہ ایک روایت بن گئی ہے oppose کرنے کی اب پتہ نہیں کہ

آپ کو یاد ہو سندک پراجیکٹ۔ بلوچستان میں جو پراجیکٹ شروع ہوتا ہے یہ ہماری فیڈرل گورنمنٹ کا attitude ہے کہ وہ پندرہ بیس سال سے پہلے تو اس کو مکمل ہی نہیں ہونے دیتے۔ اور سندک پراجیکٹ کی بھی یہی کہانی ہے کہ پچھلے پچیس سال سے یہ پراجیکٹ شروع ہوا ہے اور اٹھارہ بیس کروڑ روپے اس کے infracture پر لگے تھے۔ لیکن ۱۹۹۰ میں میاں نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ نے صدر غلام اسحاق خان نے ذاتی دلچسپی لی تھی تو ہم چائنا گئے تھے وہاں یہ signہوا اور اس میں ڈاکٹر محبوب الحق صاحب کی کافی محنت شامل ہے اور انہوں نے اس پراجیکٹ کو Viable کرکے پروٹوکول کو final کر کے یہ پراجیکٹ سٹارٹ ہوا تھا اب چائنیز کی مدد سے یہ پراجیکٹ مکمل ہو رہا ہے پچھلی دفعہ سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اس پراجیکٹ کا دورہ بھی کیا اور وہاں پر site پر جو ہمیں بریفنگ دی گئی انہوں نے کہا کہ ہمارے بقایا جو ایک ارب روپے ہیں اگر وہ in time release کریں تو پراجیکٹ کو فائنل کرنے کے لئے جو پاکستانی component ہے پیسوں کا تو یہ پراجیکٹ ہم وقت سے نو مہینے پہلے مکمل کر دیں اگے مگر بعد میں اخباروں میں بھی آیا جس پر میں نے تحریک التوا پیش کی کہ اس موجودہ حکومت نے اس پر ۲۶ فیصد کا cut لگایا جس کی وجہ سے پراجیکٹ بہت بری طرح سے متاثر ہوا ہے اور یہ پچھلے پچیس سال کا چلاہوا پراجیکٹ ہے اگر یہی cut بجائے اس کے کہ باقی جو tricks finance کے ساتھ ہوتے رہے ہیں جو اب سامنے مہران بنک کا بھی قصہ آگیا اور پلیس منٹ بیورو میں بغیرحساب کتاب کے چھبیس ہزار بندے انہوں نے لگائے ہیں اور بھی non-developmental expenditure انہوں نے بڑھا دئیے بجائے اس کے کہ اس قسم کے پراجیکٹ کے پیسے کم کریں ان کو چاہئیے تھا کہ non-developmental expenditure کم کرتے اور expenditure کم کرتے تو میں سمجھتا ہوں جی National Point of view سے بھی اور بلوچستان اور وہاں کے خصوصا دالبندین اور چاغی کےعلاقے کے Point of view سے بھی بہت اہم issue ہے اور ۲۶ سال میں اس پر بڑے پیسے لگے ہیں اور اس طرح ہم اپنے ایک معتمد دوست چائنا کو بھی بددل کریں گے کہ ان کے لوگ وہاں کام کر رہے ہیں ۔میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ مہربانی کرکے بجائے اس کو اپوز کرے کے جو ۲۶ فیصد کی کٹ لگائی ہے وہ تمام پیسے ریلیز کرے تا کہ پراجیکٹ اس سال مکمل ہو سکے اور گورنمنٹ کو اور پاکستان کو اور ہماری economy کی جو بری حالت ہےاس کی بہتری میں اس پراجیکٹ کی کوئی contribution ہو۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: لامنسٹر۔

سید اقبال حیدر ، جناب چیئرمین! یہ سندک پراجیکٹ کی اہمیت کا احساس حکومت کو پوری طرح سے ہے میں معزز رکن کے جذبات سے اتفاق کرتا ہوں اور اس اہم ترین پراجیکٹ کو تیزی سے

مکمل کرنے کے لئے ہماری حکومت نے اس میں allocation کو بڑھایا ہے میں نے یہاں اس موشن کو اگراپوز کیا ہے وہ صرف حقائق کی بناء پر کیا ہے

That the facts as presented by the honourable Member are not so correct. Sir, the original allocation of the Sandak Project was 2,591 million rupees . This was reduced by the Caretaker Government of Mr. Moeen Qureshi to 1,500 million rupees. Realising the importance of this project, our Government has increased and granted a special grant of 596 million rupees which has been approved by our Government after October, 1993. The total approved cost of the Sandak Project is now Rs. 2096 million rupees and the reduction which was announced by Mr. Moeen Qureshi's Government has been cut by at least 50%. Despite that, not only that, we have increased it substantially that now the project cost stands to 2096 million rupees in addition we have also given there relief to compensate this Project's financial viability with the above budget allocation. Sandak Project will be *in* a position to discharge its local and foreign contractual obligations for the year 1993-94. Repayment of loan of Habib Bank of US dollars 15 million plus interest , duties and taxes payabale on this Project have been deferred and proposed in demand for the year 1994-95. So, all the taxes, liabilities which were supposed to be paid on account of this Project have been deferred to reduce the financial burden on this Project. So, we fully realize the importance of this Project and fully share the sentiments of the honourable member and we are equally anxious that this Project should be completed as early as possible.

جناب چیئرمین۔ جی جناب فضل آغا۔

سید محمد فضل آغا۔ اقبال حیدر صاحب کہانیاں گھڑنے میں تو بڑے استاد ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں نہیں facts دینے میں۔

سید محمد فضل آغا: اب میں نے آپ سے over all project cuts کی بات کی ہے۔

جناب چیئرمین: وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کٹ لگا تھا معین قریشی صاحب کے دور میں اور انہوں نے سپیشل allocation کرکے کٹ جو ہے وہ ۲۶ سے ۱۲ فیصد ہو گیا ہے۔ صحیح بات ہے۔

سید محمد فضل آغا: سر میں نے سن لیا جو انہوں نے فرمایا اور آپ کے فرمان کو بھی سن لیا۔ یہ بھی کہنا صحیح نہیں ہے کہ معین قریشی نے پندرہ سو ملین کا کٹ لگایا تھا معین قریشی نے ایک ہزارملین کا کٹ لگایا تھا۔ یہی تو ہمارے ساتھ یہ فگرز کی ہیرا پھیری کرتے ہیں۔ انہوں نے وہ لگایا تھا انہوں نے ایک ہزار کا کٹ اپنی جگہ پر رکھا ہے اپنی طرف سے پندرہ سو بنا کر پھر پانچ سو ڈال کر فگر پھر وہی ایک ہزارملین کی ایک ہزار رہی ۔ میری گزارش یہ ہے کہ وہ ایک ہزارملین کی معین قریشی کی کٹ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ فرما رہے ہیں کہ ایک ہزار کٹ جو ہے وہ وہیں رکھا ہے اور کیا کیا ہے۔

سید محمد فضل آغا: کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ انہوں نے ویسے ہی کہہ دیا کہ اس نے پندرہ سو کا لگایا تھا ہم نے پانچ سو دے دیا ایک ہزار کا اپنی جگہ پر ہے۔ انہوں نے لگایا ہی ایک ہزار کا تھا۔ انٹیرم گورنمنٹ نے لگایا ہی ایک ہزار کا تھا۔ انہوں نے اس کو continue رکھا انہوں نے کوئی پیسے نہیں دیئے۔

جناب چیئرمین: نہیں اقبال حیدر صاحب کو تو جو دیا انہوں نے وہ پڑھ دیں گے ان کا کیا ہے۔

سید محمد فضل آغا: یہی تو ہمارا رونا ہے جی کہ جو دے دیتے ہیں وہ پڑھ دیتے ہیں۔ اب ان کو کمیٹی میں بھی سامنا ہے یہاں بھی وہاں پر کچھ رپورٹ آتی ہیں یہاں کچھ تو یہ کہنا درست نہیں ہے انٹیرم گورنمنٹ نے ایک ہزارملین کی کٹ لگائی تھی جو اب بھی ایک ہزارملین کی کٹ چلی آرہی ہے اگر یہ ایک ہزارملین کی کٹ رہے گی تو پھر چائنیز گورنمنٹ اور چائنیز کنٹریکٹر بھی annoy ہوں گے پراجیکٹ بھی بہت بری طرح suffer کرے گا اور وہاں کے لوگ بھی بری طرح suffer کریں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ مہربانی کر کے جو ۱۰۰۰ ملین کی کٹ لگی وہ ریلیز کر دیں یا پھر اقبال حیدر صاحب specific بات کریں۔ اس لئے کہ وہ ۱۵۰۰ کی نہیں تھی۔

جناب چیئرمین: جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: میں بالکل واضح اور بالکل غیرمبہم الفاظ میں اپنے معزز رکن کو صحیح اعداد و

شمار پوری ذمہ داری کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ کہ اوریجنل جو allocation تھا وہ تھا ۲۵۹۱ ملین

2591 million was the original allocation for the Sandak project.

سید محمد فضل آغا: ڈیٹس بھی بتائیں ناں۔

Before the Moeen Qureshi's Government the project cost which was approved was Rs. 2591 million. As rightly pointed by the honourable member this was reduced toRs. 1500 million. It was cut of more than Rs. 1000 million. I agree with the honourable member. From 2591 million it was reduced to 1500 million. More than 1000 million or 1091 million deduction.

سید اقبال حیدر: میں ڈیٹس بھی بتا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: پھر کیا ہوا جی۔

Syed Iqbal Haider: Then this cut was in the percentage, Sir, it was 26.7 % cut. Then our Government has given a special grant for Sandak Project to the tune of Rs.596 million so more than 50%.

جناب چیئرمین: یعنی ۱۵۰۰ انہوں نے کم کیا۔

سید اقبال حیدر: نہیں ۱۰۹۱ انہوں نے کم کیا تھا ہم نے ۵۹۶ بڑھا دیا تو بقایا جو تھا Now the total cost of the approved cost comes to 2096 million instead of 2591 million which was the original cost. That is not the end of the story

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے اب بات سمجھ میں تو آ گئی ہے ناں۔

سید محمد فضل آغا: میں نے جو عرض کیاتھا وہ صحیح نکلا۔ اقبال حیدر صاحب نے کہا تھا پندرہ سوملین کاٹے میں نے کہا تھا ایک ہزار کاٹے اب انہوں نے ۹۱ ساتھ لگا دیئے ۱۰۹۱ کر دیئے۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں اقبال حیدر صاحب نے کہا ہے کہ ۱۰۹۱ کاٹا گیا تھا ان میں سے ۵۹۶ واپس دے دیئے گئے ابھی بھی ۴۹۵ کا فرق ہے۔

سید محمد فضل آغا: اس سے پہلے اقبال حیدر صاحب نے فرمایا تھا کہ قریشی کی گورنمنٹ نے پندرہ سو ملین کاٹے تھے میں نے وہ بھی ---------- (مداخلت)

جناب چیئرمین: نماز کے لئے ۲۰ منٹ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(The House adjouned for prayer)

{ The House reassembled after interval with Mr. Chairman(Mr.WasimSajjad) in the Chair}

جناب چیئرمین: جی گورنمنٹ آ رہی ہے جی ' تاخیر سے آتا ہے لیکن آ جاتی ہے ۔ آ گئی جی آ گئی ۔ ایڈجرنمنٹ موشن ۔ میرے خیال میں آپ سٹیمنٹ دے رہے تھے ۔

سید اقبال حیدر : جناب چیئرمین ! میں معزز رکن سے درخواست کروں گا کہ چونکہ ہماری حکومت سینڈک کے پروجیکٹ کو انتہائی سنجیدگی سے پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہتی ہے ۔ اسلئے معزز رکن آ جائیں ۔ تو میں ان سے درخواست کرتا ہوں آپ کے توسط سے کہ وہ اس کو پریس نہ کریں تو بہتر ہو گا۔

Mr. Chairman: The Pakistan TV has announced, I was just listening to the 7, O Clock news. The Pakistan TV has announced that the ANC is leading an overall majority57%. انکی لیڈ ہے اور they have announced the results یعنی پاکستان ٹی وی نے بھی سات بجے کی خبروں میں اناؤنس کیا ہے۔

سید اقبال حیدر : میں معزز رکن صاحب کی موجودگی میں دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سینڈک کے پروجیکٹ کے اوپر چونکہ ہماری حکومت خود انتہائی سنجیدگی سے کوشاں ہے کہ جلد از جلد مکمل ہو اور اس پروجیکٹ کے معائنے کیلئے صدرِ مملکت بذاتِ خود بلوچستان کا دورہ کر چکے ہیں اور اس میں جو انکی خواہشات ہیں وہ حکومت کی خواہشات ہیں ۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی موشن کو زیادہ پریس نہ کریں ۔

جناب چیئرمین: جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا: شکریہ جناب چیئرمین ! اقبال حیدر صاحب نے جو فرمایا کہ ایک ہزار سے انہوں نے پانچ سو ملین release کر دئیے ہیں جو total ایک ہزار economy کی cut تھی اب انہوں نے 591 release کر دئیے ۔ اس کے باوجود بھی اگر percentage calculate کئے جائیں تو یہ کوئی

اٹھارہ انیس فیصد کے برابر ابھی بھی Cut لگی ہوئی ہے ۔ ہو سکتا ہے اس قسم کے جو finacial constraints ہوں جو اس سال یہ پورا finance نہیں کر سکتے ہیں اور دوسرے انہوں نے explanation یہ دی کہ taxes وغیرہ اور حبیب بینک وغیرہ اس قسم کی organizations پر انہوں نے زیادہ burden ڈال دیا ہے ۔ تو میں اقبال حیدر صاحب آپ کی توجہ کا طلبگار ہوں سر۔ اقبال حیدر صاحب آپ کی توجہ چاہئیے ۔

جناب چیئرمین: جی آپ فرمائیں۔

سید محمد فضل آغا: وہ توجہ دیں گے۔ اقبال حیدر صاحب، آپ کی توجہ چاہئیے ۔

Syed Iqbal Haider: Sorry.

سید محمد فضل آغا: ہاں تو گزارش یہ ہے سر کہ یہ nutshell میں یہ بتا دیں کہ یہ project اس سال کے آخر تک جو کہ ستمبر تک مکمل ہونے والا تھا اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا یا نہیں اور یہ جو انہوں نے کہا کہ حبیب بینک میں اور sales tax اور باقی duties وغیرہ یہ وہ liabilities اس طرح shift کر دی۔ کیا یہ جو بقایا فنڈز اورملین ہیں، وہ ان liabilities کی طرف چلا گیا۔ project صحیح طرح سے finance ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: بہرحال یہ تو detail کی بات ہے۔ کوئی point ہے تو پیش کریں۔

سید محمد فضل آغا: سر جو obligations ہیں وہ پوری ہو جائیں گی یا نہیں ہو جائیں گی۔ project جو ہے----

سید اقبال حیدر: سر obligations اور project کی ضروریات کو پورا کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ شکریہ جی۔ O.K. جی So in the light of the statement the Minister, this is not pressed. So, I think that this brings to the end of the adjournment motions جی جناب سرتاج عزیز صاحب آپ کیا فرمانا چاہ رہے ہیں۔

RESOLUTION RE: SUCCESS OF A. N.C. IN THE GENERAL ELECTION IN THE SOUTH AFRICA

جناب سرتاج عزیز: Sout Africa کے بارے میں Resolution تھا وہ Foreign Minister صاحب نے in principle accept کرلیا ہے and he has also proposed the amendments which are accepted.If you permit me I will read out the resolution.

جناب چیئرمین ، ابھی کرلیں اس کو ۔ جی اس کی کاپی پھر مجھے دے دیں۔ ریزولیوشن

with the with the amendments that have been کی ایک کاپی مجھے دے دیں۔ proposed by the Foreign Minister. It is a joint resolution by the government and by Mr...........

Mr. Sartaj Aziz: The House records its deep appreciation and satisfaction at the historic elections in South Africa, which have paved the way for a multi-racial coalition Government. The elections in South Africa have also resulted in a victory for the African National Congress (ANC) under the dynamic leadership of Nelson Mandela.

While congratulating the people of South Africa for joining the comity of democratic nations through a peaceful and successful transition to a multi racial government, the House would also like to place on record its strong appreciation and respect for the valour, determination, persverance and tenacity which the people of South Africa demonstrated during their long struggle against the hated system of apartheid. The House also wishes to laud the courage and statesmanship shown by the South African leadership, particularly the contribution of that outstanding freedom fighter Nelson Mandela.

The House expresses the hope that a democratic South Africa with an elected government representing the majority of the people will play its rightful international role, particularly strengthening relations with the outside world, especially the developing countries of the third world.

Mr. Chairman: So this is the joint Resolution by the Government and Mr. Sartaj Aziz. I will read it to the House. The House recards its deep appreciation and satisfaction at the historic election in South Africa which has paved way for a multi-racial government. The election in South Africa have also resulted in the victory for the African National Congress under the dynamic

leadership of Nelson Mandela. While congratulating the people of South Africa for joining the comity of democratic nations through the peaceful and successful transition to the multi-racial government the House would also like to place on record strong appreciation and respect for the valid determination and tenacity with which the people of South Africa demonstrated during the long struggle against the hated system of apartheid. The House also wishes to laud the courage and statesmanship shown by the South African leadership, particularly the contribution of that outstanding freedom fighter Nelson Mandela. The House expresses the hope that a democratic South Africa, with an elected government representing majority of the people will play its rightful international role, particularly strengthening relations with the outside world, especially the developing countries of the third world.

پروفیسر خورشید احمد، اگر یہ tenacity کی بجائے perseverence کر دیں کیونکہ perseverance زیادہ pleasant ہے بہ نسبت تھوڑا سا پہلو۔

جناب چیئرمین: اچھا ٹھیک ہے۔

جناب شہزاد گل، یعنی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے تو یہ ہے کہ اگر واحد یعنی سرتاج عزیز صاحب کے نام کے ساتھ یعنی اپوزیشن پارٹیز یعنی گورنمنٹ اور اپوزیشن پارٹیز دونوں اس میں شریک ہیں۔

جناب چیئرمین، اگر کسی کو اعتراض نہیں ہوگا تو resolution of the House ہو گا۔

جناب شہزاد گل، resolution of the House پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کو اس پر اعتراض نہیں ہے کہ tenacity کے لفظ کو perseverance کر دیا جائے۔

Sardar Asseff Ahmad Ali: Tenacity and perseverance.

جناب چیئرمین: جی کہاں پر ہے یہ لفظ۔۔ آپ کے پاس ہے کاپی اس کی

Valid determination and tenacity. This is ...

Sardar Asseff Ahmad Ali: Perseverance, and tenacity.

جناب چیئرمین، یہ کس لائن میں ہے؟

Sardar Asseff Ahmad Ali: Sir, this would on 1,2,3,4, 5, 6,7, 8,9. On ninth Sir..

Mr.Chairman: Ninth. So for valid, determination.

Sardar Asseff Ahmad Ali: Perseverance, and tenacity.

Mr. Chairman: Is this acceptable?

چوہدری محمد انور بھنڈر ، لفظ شاید expresses hope آیا ہے یہ لفظ hopes ہونا چاہئیے۔

جناب چیئرمین ، expresses وہ بھی ایک ہی بات ہے یہ ٹھیک ہے جی پھر۔

(The motion was carried)

Sardar Asseff Ahmad Ali: Mr. Chairman, Sir, May I take one minute from you, Sir. Sir, this a historic moment of this century. This is for the first time in the history of the 20th centrury that a multi-racial democracy is in the process being born . And it is for this Sir, that the Prime Minister will be visiting South Africa . I will be accompanying her and you must demonstrate to the people of South Africa that on such an historic occasion the people of Pakistan stand shoulder to shoulder with the people of South Africa. The Prime Minister had issued an invitation to the leader of the Opposition which, unfortunately, he has turned down to visit South Africa. I would request this House and to you, Sir, that we appeal to the leader of the Opposition to review his decision and accompany the Prime Minister to this historic occasion to take part in this celebrations that are being organized on 9th and 10th in South Africa.Thank you Sir.

جناب چیئرمین: جی جناب راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: وزیر خارجہ صاحب نے بڑی اچھی تجویز پیش کی ہے لیکن اس سلسلے میں گورنمنٹ نے اتنا ماحول خراب کیا ہوا ہے اور اتنا selective ہے یہ سلسلہ کہ ابھی رات کو ٹیلی ویژن کے اوپر پوری قوم سن رہی تھی کہ کیا الفاظ استعمال کئے گئے اپوزیشن لیڈر کیلئے اور اس سے پہلے ایک روزانہ کا معمول ہے خاص طور پر وزیر اطلاعات کی طرف سے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کے بارے میں اتنی خراب زبان استعمال کی جاتی ہے جس کا کوئی جواز نہیں اس کے بعد پھر پیپلز پارٹی کے سیکرٹریٹ کی طرف سے ہمیشہ انتہائی شرم ناک حد تک الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ جب لیڈر آف دی اپوزیشن بوسینیا جاتے ہیں اور جہاز نہیں جا سکتا وہاں اتر نہیں سکتا He goes to England اور کہا یہ جاتا ہے کہ وہاں کرسمس منانے گئے ہیں۔ پھر اس کے بعد کہتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتا وہ ہمارے ساتھ نہیں جا رہا ہم جہاں ان کو بھیجنا چاہتے ہیں وہ نہیں جا رہے اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ اگر حکومت اس بارے میں سنجیدہ ہے اس بارے میں وہ مخلص ہے تو پھر اسے اپنا طریقہ کار بدلنا پڑے گا۔ کشمیر کے بارے میں بھی یہی کیفیت تھی کہ حکومت کی جو اپنی کارکردگی تھی اس کے بارے میں جب ان کو یہ یقین ہوگیا کہ انہیں کوئی ووٹ نہیں ملے تو پھر اس کے بعد انہوں نے لیڈر آف دی اپوزیشن کو کہا کہ آپ جائیں میں تو یہ سمجھتا ہوں اگر لیڈر آف دی اپوزیشن وہاں چلے جاتے تو جو وہاں اس قرارداد کا حشر ہوا وہ ہوتا تو یہی سمجھا جاتا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کی وجہ سے ہوا ہے اس وجہ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ سردار آصف احمد علی صاحب اس بارے میں غور کریں اپنے لیڈر کو بھی یہ کہیں اپنی پارٹی میں اس پر غور کریں کہ جو رویہ انہوں نے اپنایا ہوا ہے کیا وہ ملک کے وقار کے لئے مناسب ہے پھر اس کے بعد اگر وہ دعوت دیں اور پھر کوئی آدمی قبول نہ کرے تو واقعی یہ سمجھا جائے۔ لیکن ایک طرف سے آدمی انتہائی سخت زبان اختیار کرے اور پھر اس کے بعد یہ تصور کرے کہ دوسرا آدمی تعاون کیوں نہیں کر رہا۔ شاید فلاں کی commitment نہیں ہے شاید فلاں آدمی کشمیر کے بارے میں کسی اور کے بارے میں ایک united stand لینے کو تیار نہیں ہے یہ غیر مناسب بات ہے۔

Mr. Chairman: I don't think we need to have a general debate on this. No, you see, the Foreign Minister made a speech and I gave the right of reply. A point of view was expressed by the Foreign Minister, I gave the right of reply to this side......... *(interruption)*

Mr. Chairman: Mr. Raza Rabbani, Please - I don't want a debate on this issue. If you want a debate we can fix a time according to the rule. I don't want a debate on this.

(interruption)

Mr. Chairman: I just gave him the right of reply because the Foreign Minister made a suggestion. I don't think we can allow a debate on this issue at this moment when we are dealing with other matters of the agenda, sorry.

MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMLBY

Mr. Chairman: We have received some messages from the National Assembly. The messages are to the effect that the National Assembly has passed the following Bills and transmitted them to the Senate:

1. The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994.
2. The Civil Laws (Reforms) Bill, 1994.
3. The Dangerous Drugs (Amendment) Bill, 1994.
4. The Prohibition (Enforcement of Hadd) (Amendment) Bill, 1994.
5. The Companies (Appointment of Legal Advisors) (Amendment) Bill, 1994.
6. The Anti-Narcotics Task Force Bill, 1994.
7. The Maritime Security Agency Bill, 1994.
8. The Customs (Amendment) Bill, 1994.
9. The Pakistan Water and Power Development Authority (Amendment) Bill, 1994.
10. The Airport Security Force (Amendment) Bill, 1994.

Item No. 3, Iqbal Haider Sahib.

ORDINANCES LAID ON THE TABLE OF THE HOUSE

Syed Iqbal Haider: Thank you, Mr. Chairman. I lay before the Senate the following Ordinances as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:

(1) The Anti-Narcotics Task Force Ordinance, 1994 (XVI of 1994).

(2) The Criminal Law (Amendment) Ordinance, 1994(XVII of 1994).

(3) The Pakistan Standards Institution (Certification Marks) (Amendment) Ordinance, 1994 (XVIII of 1994).

(4) The Code of Criminal Procedure (Amendment) Ordinance, 1994 (XIX of 1994).

(5) The Code of Criminal (Second Amendment) Ordinance, 1994 (XX of 1994)

(6) The Senate (Election) (Second Amendment) Ordinance, 1994 (XXI of 1994).

Mr. Chairman: The Ordinances stand laid.

Syed Iqbal Haider: Sir, before I move this motion may I just make a submission that I had a talk with the members from the opposition and they needed a notice to move any amendment in these three Bills if they consider it necessasry. So, all that I am suggesting is that I may just move the motion for consideration on all the three Bills and not move the motion for passing these today and let the opposition have an adequate opportunity to consider these Bills and if they cosider necessary any amendment and it can be discussed on the next sitting.

Mr. Chairman: Is that acceptable?

Mr. Sartaj Aziz: Sir, there is a little ambiguity in the rules, Mr. Chairman. under rule 112,

On the day, on which the Bill is fixed for consideration the principles of the Bill and its general provision may be discussed but the details of the Bill may not be discussed. But under 113,

If the motion that the Bill may be taken into consideration is carried, the Bill shall be taken into consideration clause-by-clause and provisions of these rules regarding consideration of amendment to the Bill and subsequent procedure regarding amendment to the Bill is applied.

Now if you, Mr. Chairman, look at the rules governing amendments there we do require, we have to give two days notice to move our amendments. So, my question is that if once the motion that the Bill be taken into consideration is carried and we start the general discussion on the Bill then we will still have the two days required to move amendments.

Mr. Chairman: That will be carried when I put it to the vote. Because the motion will be moved, what the Law Minister suggesting is that the motion will be moved but not carried. Carried means that I put it to the vote of the House. I don't think he is suggesting that.

Mr. Sartaj Aziz: That is alright. Because he said subsequently it can be amended by saying but I would not move the Bill to be passed. So, in other words we expect that the Bill taken into consideration would be passed. So, if it is only moved then we have no problem.

Mr. Chairman: The procedure that we follow is that after he moves the motion we have a general discussion on the Bill. At the end of the discussion, the motion is put to the House and then it is carried by the voice of the House. Is that correct?

Mr. Sartaj Aziz: Fine.

Syed Iqbal Haider: That is right. All I want just the general discussion and no voting.

(interruption)

Mr. Chairman: Is my reading of the rules correct? Where is Prof. Sahib? Please also ask Prof. Sahib because he has the experience.

Mr. Sartaj Aziz: He can jsut move the Bill. Bhindar Sahib, is that correct?

جناب چیئرمین : نہیں وہ carried تو تب ہو گا۔ پروفیسر صاحب آئیں تو ذرا ان سے بھی پوچھ لیں وہ بھی تجربہ رکھتے ہیں ۔جی بھنڈر صاحب آپ کو تجربہ ہو گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : تو یہ جو بل actually آئے ہیں اور موشن جو آئی ہے اس کے متعلقہ بل ہمیں تو موصول نہیں ہوئے یہ غالباً جمعرات کے روز کہیں علاقوں میں ہمارے addresses پر گئے ہیں جب آرڈر آف دی ڈے ہم نے آج دیکھا ہے تو اس کے ساتھ یہ بلز ہیں اور اسی لئے یہ گزارش کی گئی تھی کہ اس کے لئے دو دن کا وقفہ دے دیا جائے ۔ اب اگر consideration چاہیں گے تو ہم contribution تو نہیں کر سکتے آج تقریریں اس پر تو نہیں کر سکتے جناب ۔ پہلی reading بھی نہیں کر سکتے اس کے principals کو بھی discuss نہیں کر سکتے اگر صرف موشن موو کرنا چاہیں گے تو اس کی بھی discussion دو دن کے بعد ہو تا کہ ہم amendments بھی دے سکیں اور اس پر بات بھی کر سکیں۔

جناب چیئرمین : جی پروفیسر صاحب اس کا دیکھیں یہ------

سید اقبال حیدر : میں اغراض و مقاصد بتادوں اس بل کا جو پہلا بل ہے وہ بہت ہی سادہ ہے انہوں نے وکلا کی فیس کو ۲۵۰ روپے سے بڑھا کر بارہ سو روپے کر دیا ہے

پروفیسر خورشید احمد : اصولی بات یہ ہے کہ اگر وہ باقاعدہ موو کر دیتے ہیں آج اور چاہے ہم ووٹنگ نہ بھی کریں۔ تو یا تو ہم جنرل نوٹیفکیشن کریں ورنہ بہتر یہ ہے کہ یہ موو ہی کریں دو دن کے بعد تاکہ ڈسکشن بھی ہو جائے اور چونکہ معاملات بیشتر تو ایسے ہیں کہ اس پر شاید سب کو اتفاق رائے ہوگا۔ دو ایک بل ایسے ہیں جن میں شاید امنڈمنٹ کی ضرورت ہو۔ تو یہ مناسب نہیں ہوگا کہ ہم یہ موو کر دیں۔

صرف ووٹنگ آپ روک لیں اس لئے کہ ہمیں ڈسکشن کے لئے وقت چاہیئے۔ اور ڈسکشن کے لئے ضروری ہے کہ یعنی اس کو پڑھا جائے properly یہ مناسب مجھے نہیں معلوم ہوتا کہ آپ آج ان کو موو فرمائیں بہتر یہ ہے کہ آپ موو ہی کریں اسکو اگلے دن اور اس کے اوپر after general discussion ہو جائے اگر ہمیں ایمنڈمنٹ موو کرنا ہے تو ہم اسی اثنا میں کر دیں گے۔

جناب چیئرمین ، نہیں جی ان کا یہ کہنا ہے آج یہ اپنی طرف سے اغراض و مقاصد بتا دیں ایک تو یہ ہے کہ بھئی بتا دیں کہ کیا چیز ہے۔

پروفیسر خورشید احمد، کس طرح اغراض و مقاصد --------

جناب چیئرمین ، اس کے بعد جنرل ڈسکشن اگر کوئی آدمی تیار ہے تو وہ بول لے نہیں تو۔

پروفیسر خورشید احمد،۔ ڈسکشن continue کریں آپ۔

Syed Iqbal Haider: With your permission, Sir, I move that the Bill to amend the Companies (Appointment of Legal Advisors) Act, 1974 [The Companies (Appointment of Legal Advisors) (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Mr. Chairman: So, it has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to amend the Companies (Appointment of Legal Advisors) Act, 1974 [The Companies (Appointment of Legal Advisors) (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Syed Iqbal Haider: It is a very small Bill. It pertains to only one point that the minimum retainership fee prescribled under this law of 1974 was Rs. 350 per month. This Bill and the amendment that we have passed in the National Assembly seeks to increase the amount of the minimum retainership fee of the lawyers to be appointed by a company under the Companies Ordinance to increase it from 350 rupees to Rs. 1200 and that is the only object

of this bill. In view of the last more than 20 years prices of all the services and every item has increased . It would be unfair not to increase the minimum retainership fee of the lawyers that is the only non-controvertial issue and perhaps honourable member may like to discuss it . Have a general debate after two days after tomorrow . We have no objection .

Mr. Chairman: So, we defer it to the next day . Because we are adjourning it today after a few minutes . Next Bill No.5.

Syed Iqbal Haider: 5 may be defered Sir.

Mr. Chairman: No.6.

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir, I move that the Bill to Validate certain Orders passed by the Banking Tribunals [The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to Validate certain Orders passed by the Banking Tribunals [The Banking Tribunals (Validation of Orders) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Syed Iqbal Haider: Sir this is also very non-controvertial and a necessary Bill. Sir in 1992 an act of Parliament was passed with regard to the constitution of the Banking Tribunals . Before Passing of that act there were two Ordinances issued to change the composition of the Banking Tribunals . When this act of 1992 was passed the date of its enforcement was not mentioned in the Act. What is provided, normally in the Act is that it shall come into force at once . In this case Sir, the clause provided that it shall come into force on such dates as Federal Government may notify. Though the Act was passed in

August 1992 but the date of its enforcement was not notified by the government untill late in 1993. So when this flaw was pointed out and was brought to the notice in a court of law. The Government in August 1993 issued on Ordinance. The Caretaker Government issued an Ordinance validating the Act done by the Tribunal during the period when the Act of 92 had come into force. It was inadvertant lapse on the part of the previous government. I don't propose to accuse anybody and it is to ractify the mistake to correct and validate that Act. That is all the object and purposes that all those orders which were passed by the Banking Tribunals during the period when the Act remained not inoperative We want to validate those acts in the interest of the public in general.

پروفیسر خورشید احمد: Constitution کے خلاف ہے۔

As far as law is concerned if the notification was not issued. So, you are trying to paralyse people with tribunal Act effect, right or wrong, I am not going to the merits of the case.

جناب چیئرمین، بہر حال یہ مسئلہ آئے گا۔ تو اس پر بھی we defer the discussion till the next day whenever that happens to be.

Syed Iqbal Haider: Number 7 may be deferred.

جناب چیئرمین، نمبر آٹھ بھی بتادیں۔

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I move that the Bill to amend certain laws for bringing procedural reforms the civil laws reforms Bill, 1994, as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved by Syed Iqbal Haider the Minister for Law Justice and Parliamentary Affairs that the Bill to move to a Bill to amend certain laws for bringing procedural reforms the civil laws refroms Bill, 1994, as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

جی اس پر بھی فرمادیں کہ یہ کیا ہے۔ It is opposed.

Syed Iqbal Haider: Mr. Chairman, this Bill was tabled in the National Assembly on the basis of recommendations made by the Law Commission of Pakistan which was headed by the then Chief Justice of Pakistan Mr. Justice Naseem Hassan Shah and there was a general grevance among the public that the disposal of the civil cases takes too long and all the bottlenecks and impediments in disposal of the civil cases should be removed and all efforts be made to expedite disposal of the cases that was the basic target and the assignment of the honorable Law Commission which after having lengthy discussions and consideration of various proposals submitted a detailed report and this Bill is based on the detailed report of the Law Commission itself. It is in the general interest of the public at large that the disposal of the civil cases is ensured at the earliest possible date. Before moving this Bill, allow me to point out, the recommendation of the Law Commission were enforced at the earliest in the form of the Ordinance which is still subsisting and those reforms have already been introduced and generally been appreciated by the lawyers, community. There is one point of objection by the lower courts in particular that the Law Commission has suggested that the power of revision of the District Court should not be taken away, no, the Law Commission has suggested that the power of the revision under section 115 of the Civil Procedure Code vesting with the District Court be transferred to High Court only to reduce the tiers of the litigation. The lower court bars- most of them- sent representations that, no, the District Courts should continue to enjoy the power of revision and disposal of revision by the District Courts is far more speedy and expeditious, than the disposal of revision by the High Curts. So, keeping into consideration the Standing Committee of the National Assembly which considered this Bill at length adopted the view of the District Bar Associations of the country which

said whereby the power to revision of the District Court was again restored in the Bill, as passed by the National Assembly. That is the only ammendment that was carried out by the Standing Committee of the National Assembly and otherwise the entire Bill is based on the recommendations of the Law Commission which is generally aimed at expeditious disposal of the cases which is the general demand of the public that the delay in disposal of cases and administration of justice should be curtailed.

Ch. Muhammad Anwar Bhindar: Mr. Chairman I would like to know from the honourable Law Minister whether any provision has been made for the intervening period when jurisdiction was taken away and the High Court had assumed the jurisdiction and District Court had decided the cases, because the Ordinance has not provided otherwise.

Syed Iqbal Haider: Sir that is still not the law, it has only been passed by the National Assembly, One. Secondly, the power of the High Court to revise the any decision of the District Court pertains to the Constitutional. It is also part of the Constitutional power. So, in case of any problem that may arise in replacement of the Ordinace by an Act of Parliament, that we will take care of and you can be rest assured.

جناب چیئرمین، اس کو بھی ایگزامن کر لیں جب آپ ڈسکشن کریں اس کو دیکھ لیں۔ اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ ابھی تو پوزیشن یہ ہے کہ انہوں نے آرڈیننس کر دیا ہوا ہے۔

And that Ordinance is still in force so far this law has not taken any effect.

چوہدری محمد انور بھنڈر، لیکن یہ جو انٹروڈیوس کر رہے ہیں۔ موجودہ بل ' اس بات کا خیال رکھا جائے۔ I want to know that.

جناب چیئرمین، یعنی آپ کا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر یہ قانون پاس ہو جاتا ہے تو اس کا مطلب ہے the jursidiction of the District Courts will be restored to them then what will happen اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔ بہر حال اس کو دیکھ لیں۔

So, this also is opposed and it is deferred. The discussion on Technically opposed

Mr. Chairman: The next item is item No.10. Do we have time to go on 10 or 11.

آج نہیں ہو گا۔

سید اقبال حیدر، آج ذرا مشکل ہے

I have invited the Nepalese delegation headed by their Minister of Law and I have invited all the honourable Senators and I would be honoured and grateful if the honourable Senators grace the occasion for the dinner hosted in honour of the delegation.

Mr. Chairman: So, the House is adjourned to meet again on the 4th of May, 1994 at 10.00 a.m. on Wednesday.

[The House then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Wednesday, the 4th May, 1994].

PCPPI—194(96) Senate—25-01-96—180.